

قرآن مجید کی 186 آیات کی روشنی میں

# مقامِ مصطفیٰ ﷺ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

امیر اہل سنت علامہ محمد رفیع  
حضرت علامہ سید  
فیضانِ اہل سنت  
محمود احمد رضوی محدث لاہوری  
قدس سرہ

(استاذِ اوقافِ حکومت پاکستان امیر شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)

مقام مصطفیٰ

اس ربط مقدس پر میرا فخر بجا ہے  
وہ محبوب ہے میرا جو محبوب خدا ہے



امیر اہل سنت حضرت علامہ سید  
محمود احمد رضوی

3- بی۔ مدینہ کالونی

راویین نقشبندی شاہد روموڑ لاہور

0345-4517618

باجه تمام

مفت مانی  
کاپی



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب..... مقام مصطفیٰ ﷺ

مصنف..... امیر اہلسنت شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

محدث لاہوری قدس سرہ العزیز

امیر شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

پروف ریڈنگ..... احقر الحاج امداد حسین نقشبندی، قاری غلام حسین نوری (رہنما فایان ختم نبوت)

با اہتمام..... احقر الحاج امداد حسین نقشبندی

کمپوزنگ..... حافظ محمد فرحان علی رضوی (رضوی کمپوزنگ سنٹر) 0346-4447022

صفحات..... 160

ہدیہ..... فی سبیل اللہ

مفت ملنے کا پتہ

احقر الحاج امداد حسین نقشبندی

3-بی۔ مدینہ کالونی شاہدرہ موٹر لاہور

**0345-4517618**

برائے ایصال ثواب

آباؤ واجداد و اُمت محمدیہ ﷺ

بیگم الحاج امداد حسین نقشبندی و اہل خانہ

ڈاکٹر غفران محمود

مقصود عالم، منزل، یسین، بلال امداد، مبشر امداد

اظہارِ تشکر

یا حبیبِ علیہ السلام  
یا حسین علیہ السلام  
یا علی علیہ السلام  
یا محمد علیہ السلام

آپ کی طرح آپ کی اولاد بھی سخی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلی اللہ بالف الف حبیب اللہ شایعہ واکرم وبارک وسلم

محرم المعام چویدری عبدالستار صاحب زبیر و محمدہ بالقاب

کتاب دین مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ : صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مفت تقسیم کرنے کے لئے چھاپنے  
کی اجازت ہے

دالیم 949231

احقر العباد سید مصطفیٰ الخ و زفری  
ایم حزب الاصاف

28/8  
2012

# فہرست

9	● ابتدائیہ
11	● تعارف مصنف
25	● حمد و نعت
25	● حمد الہی
26	● نعت نبی ﷺ
26	● حضور ﷺ اول بھی اور آخر بھی، ظاہر بھی باطن بھی علیم بھی
28	● حضور ﷺ نبی اول ہیں
30	● حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں
32	● حضور ﷺ علیم بھی
32	● حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی
33	● حضور ﷺ عزیز ہیں
33	● اسم محمد ﷺ کی خصوصیت
35	● حضور ﷺ مقام محمود پر فائز ہیں
35	● محمد، احمد، محمود ﷺ
37	● حضور ﷺ صاحب حکمت ہیں
38	● حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کا مخزن بنایا ہے
38	● اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو سب کچھ سکھا دیا ہے
39	● حضور ﷺ کا علم، نسیان سے پاک ہے
39	● حضور ﷺ پر اللہ کا بڑا فضل ہے
40	● حضور ﷺ کے فضل و شرف کی انتہاء نہیں



41	● حضور ﷺ کی شرح صدر کی دولت بن مانگے عطا فرمائی
43	● اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو بلندی عطا فرمائی
45	● حضور ﷺ کی ذات و صفات کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے
46	● اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام انبیاء پر درجوں بلندی عطا فرمائی ہے
47	● حضور ﷺ سید المرسلین ہیں
49	● حضور ﷺ کل جہاں کے لیے رسول ہیں
50	● انبیاء کرام علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا
51	● حضور ﷺ کی دنیا میں آمد سے قبل آپ کے وسیلہ سے فتح و نصرت کی دعا کی جاتی تھی
52	● حضور ﷺ ساری خدائی کے لیے رحمت ہیں
52	● حضور ﷺ ہادی انسانیت ہیں
53	● حضور ﷺ مژکی عالم ہیں
53	● حضور ﷺ نبی امی
54	● حضور ﷺ سراج منیر ہیں
56	● حضور ﷺ ہر خوبی و کمال کا خزانہ ہیں
56	● خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
57	● حضور ﷺ کو خوش کرنے کے لیے کعبہ ابراہیمی کو قبلہ مقرر کیا گیا
59	● تعظیم و توقیر رسول ﷺ کے بغیر عبادت الہی بیکار ہے
59	● حضور ﷺ سے محبت عین عبادت ہے
61	● حضور ﷺ شاہد مبشر ہیں
62	● حضور ﷺ کو غیب کا علم عطا ہوا
63	● حضور ﷺ اللہ کی نعمتوں کے قاسم ہیں

64	● اللہ کی نعمتیں حضور ﷺ کے وسیلہ سے ملتی ہیں
64	● حضور ﷺ دافع البلاء ہیں
65	● اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو صفت رحمت سے مشرف فرمایا
66	● حضور ﷺ کی ذات اقدس پر الزامات و اعتراضات کا جواب خود رب العالمین نے دیا
71	● گستاخ رسول ذلت کے عذاب کا مستحق ہے
72	● حضور ﷺ کی بیعت اللہ کی بیعت ہے اور اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے
74	● حضور ﷺ کا فضل اللہ کا فضل ہے
75	● حضور ﷺ کی اتباع اور تعظیم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے
75	● دربان نبوت ﷺ کے آداب کا خیال رکھنا فرض ہے
76	● بارگاہ نبوت ﷺ میں بلند آواز سے بولنا منع ہے
78	● صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب احترام
80	● حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں
86	● قرآن بھی حضور ﷺ کا معجزہ ہے
87	● قرآن اللہ تعالیٰ کا اپنے مقدس رسول ﷺ سے گفتگو کا نام ہے
88	● حضور ﷺ کو ادب و احترام سے یاد کرنا فرض ہے
89	● حضور ﷺ کو عام لوگوں کی طرح پکارنا حرام ہے
91	● اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی جان کی قسم یاد فرمائی
93	● عصمت نبوت ﷺ اجماعی مسئلہ ہے
94	● حضور ﷺ ساری کائنات کے لیے نذیر و بشیر ہیں
95	● حضور ﷺ اندھیرے سے روشنی کی طرف لانے والے ہیں



101	● معراج .. عبودۃ و رسولۃ کے مرتبہ و مقام کا رُوح پرور منظر
103	● حضور ﷺ معصوم نبی ہیں
104	● حضور ﷺ کا نطن (بولنا) وحی الہی ہے
105	● جبرائیل امین علیہ السلام سدرہ پر ہی رہ گئے
106	● حریم حق میں حضور ﷺ کی رسائی
109	● حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کا بیان ناممکن ہے
111	● انبیاء سابقین کلمۃ الرب ہیں اور حضور ﷺ کلمات الرب ہیں
112	● حضور ﷺ جامع الصفات ہیں آپ ﷺ کے کمالات کی کوئی حد نہیں
114	● حضور ﷺ کی رسالت عام ہے سارے جہان کے لیے ہے
115	● مخلوقات الہی میں حضور ﷺ کی نظیر محال ہے
116	● حضور ﷺ اوّل المسلمین ہیں
118	● حضور ﷺ کا فضل و کمال بھی لَا رَیْبَ فِیْہِ ہے
120	● حضور ﷺ کے علم بیکراں کی وسعتوں کی کوئی حد نہیں
121	● حضور ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق ہیں
122	● حضور ﷺ کی اطاعت کے بغیر اطاعت خدا ناممکن ہے
123	● حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے قبول ہوئی
124	● حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں
125	● حضور ﷺ شارع ہیں
126	● حضور ﷺ آمر و نای ہیں
126	● حضور اقدس ﷺ کا منصب و مقام
128	● حضور ﷺ کی بشریت عام انسانوں کی بشریت کی طرح نہیں



129	● حضور ﷺ سے جس کو نسبت ہوگئی وہ بھی بے مثال ہے
130	● حضور ﷺ کی ذات اقدس مرکزِ ایمان ہے
132	● شاہد و شہید رسول ﷺ
134	● یہود کا بدترین جرم، کتمانِ حق
135	● مومن مخلص وہی ہے جو اللہ و رسول ﷺ کے حکم پر لبیک کہے
135	● اطاعت رسول ﷺ ہی کامیابی کا زینہ ہے
136	● حضور ﷺ امام کل اور ہادی کائنات ہیں
137	● حضور ﷺ کی حاکمیت کے منکر مومن نہیں
138	● نبی ﷺ کا حق اپنی جان سے بھی زیادہ ہے
139	● اللہ اور رسول ﷺ کو راضی رکھنا ضروری ہے
140	● اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کے ساتھ دائمی تعلق ہے
142	● حضور سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کفرِ صریح ہے
144	● نبی کریم ﷺ کے گستاخ کی دین و دنیا برباد ہو جاتی ہے
146	● اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قرآنی تعلیمات کا صحیح علم حضور اکرم ﷺ کے قول و عمل اور کردار ہی کی روشنی میں حاصل ہو سکتا ہے
153	● بارگاہِ نبوت ﷺ میں عرضِ سلام
156	● منقبت: اے میرے سید قدس سرہ العزیز
158	● نعت شریف
159	● نعت شریف
160	● نعت رسول مقبول ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

### ابتدائیہ

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ جانے  
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد ﷺ کا خدا جانے  
محمد ﷺ سے صفت پوچھو خدا کی  
خدا سے پوچھئے شانِ محمد ﷺ

قرآنی احکام کے نام سے ایک کتاب زیر ترتیب ہے۔ مقصد و مدعا یہ ہے کہ مسلمانوں کو صرف آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں قرآنی احکام و مسائل سے روشناس کرایا جائے۔ اور اہل ذیل اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو اس نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے اپنے آخری مقدس رسول حضور نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء پر نازل فرمایا۔ قرآن حضور ﷺ ہی کے ذریعہ اور وسیلہ سے ہمیں ملا۔ حضور ﷺ ہی صاحب قرآن، عالم قرآن، مفسر قرآن، معلم قرآن اور قاری قرآن ہیں۔

لہذا حضور ﷺ کا تعارف، حضور ﷺ کی پہچان قرآنی آیات ہی کی روشنی میں صحیح طور پر ہو سکتی ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ حضور ﷺ کیا ہیں؟ حضور ﷺ کیسے ہیں؟ حضور ﷺ وہی ہیں؟ حضور ﷺ ویسے ہی جیسے قرآن نے انہیں پیش کیا اور ان کی اہمیت اقدس کا تعارف کرایا۔۔۔ ظاہر ہے کہ ہر وہ مسلمان جو قرآن کو کلامِ الہی اور وحیِ الہی مانتا اور اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ یقیناً حضور سرورِ انبیاء حبیب کبریا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ



اثناء کے متعلق قرآن نے جو تصریحات کی ہیں۔ انہیں بدل و جان قبول کرے گا۔  
 آخر قرآن میں حضور ﷺ کے لئے مکمل مکان کا آریو بھی نہیں لکرایا گیا بلکہ اس لیے کیا  
 گیا کہ جو کہ جس حد ﷺ کے مرتبہ کی عظمت کو جانیں وہ اس پر یقین لائیں۔  
 یہ حد ہے کہ ان کے لئے جس حد سے کہ جس حد سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 حالات کا اس حد سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر

خدا کا واسطہ ہے کہ ان کی ذات تنویر  
 خدا کی ذات تنویر سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر

یہ حد سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر

### کالی ماسٹر ایڈیٹور

اگر حضرت سے کہ جس حد سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 آپ سے کہ جس حد سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 ایمان اور ایمان سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 جگہ والی ایمان سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 محبت ایمان سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 محبت سے کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 پسند آئے ہیں کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر

جو نہ کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر  
 یا کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر

یا کہ انہیں یہ حد سے کہ انہیں کی ذات تنویر





[illegible]

عالمہ رضوی جہاں انیس احقر محدث غلط رس فقیہ اور صاحب نظر ازایب تھے وہ  
تقوا و اکرام خطیب بھی تھے۔ ان کی تقریر عام و فضل جمیدگی، متانت کا بہترین مرقع ہوتی  
تھی انداز بیان مدلل اور نشیمن ہوتا تھا۔ اس خاندان کا طرہ امتیاز یہ رہا ہے جب بھی  
کوئی ملی یا ملکی مسئلہ پیش آیا یہ حضرات رہنمائی میں پیش پیش رہے۔ تحریک پاکستان میں  
دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں جامع مسجد وزیر خان









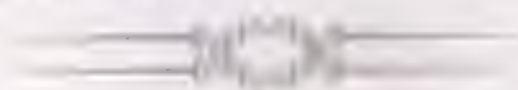
(5) اہی نعمت حضرت شیخ الشیخ عبید اللہ سید شریفی عظیم الشانی حیدرآبادی  
مدنیہ (۱۳۱۱ھ) کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ)

(۱۳۱۱ھ) کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ) کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ)

(حزب الاحناف شریف لاہور)

۱۳۱۱ھ کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ) کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ)

۱۳۱۱ھ کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ) کی تہذیب و تربیت (۱۳۵۵ھ)



يا رسول الله انظر حالي

يا حييت الله السمع قالنا

الشيء في بعد هم مغربي

خذ يدي نهل لنا اشمالنا

يا رسول الله انظر حالي

يا حييت الله السمع قالنا

الشيء في بعد هم مغربي

خذ يدي نهل لنا اشمالنا

☆☆☆☆☆☆

الشيء في بعد هم مغربي

خذ يدي نهل لنا اشمالنا



فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا

میں کیا ناک تھے ناک کا پتہ تیرا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما فيها من نعمته

والموتى ما فيها من عذابه وما فيها من آياته

وما فيها من خلقه وما فيها من رزقه وما فيها من

قدره وما فيها من حكمه وما فيها من عظمته

اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

آیت کے ساتھ جو ساری رکعت پڑھے گی۔ سو سو سالہ عمر سے پہلے سمیٹ جائے گی۔

مستحب ہے کہ اس کے بعد اور اس کے بعد پڑھے اور اس کے بعد پڑھے اور اس کے بعد پڑھے۔

اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

الحمد لله رب العالمين (الافتتاح)

سب سے پہلے الحمد لله رب العالمين پڑھنا مستحب ہے۔

یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔

جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔

وقت اور گناہ پٹنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔

یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ یہ کہانی اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔

اے خدا اے میری مہربان مہربان

اے انیس غنوت شہدائے من

تَبْرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (حسن: 78)

”یہی ہے کہ تبارک ہے نام جو عظمت و بزرگی کا ہے۔“

اللّٰهُ اللّٰهُ اَنْتَ لِيْ نَعْمَ الْوَكِيْلُ

اَنْتَ رَبِّيْ اَنْتَ حَبِيْبِيْ يَا جَلِيْلُ

اللہ پاک! تو ہی میرا نیکو کار ہے، تو ہی میرا دوست و رفیق ہے۔  
 اے اللہ! تیرا نام ہے اللہ، تیرا نام ہے اللہ، تو ہی میرا نیکو کار ہے، تو ہی میرا دوست و رفیق ہے۔  
 اے اللہ! تیرا نام ہے اللہ، تیرا نام ہے اللہ، تو ہی میرا نیکو کار ہے، تو ہی میرا دوست و رفیق ہے۔  
 اے اللہ! تیرا نام ہے اللہ، تیرا نام ہے اللہ، تو ہی میرا نیکو کار ہے، تو ہی میرا دوست و رفیق ہے۔  
 عرض کرتے ہیں۔

لَا اُحْصِيْ لِمَا اَعْطَيْتَنِيْ اَنْتَ كَمَا اَعْطَيْتَ سُلَيْمٰنَ

لِسُلَيْمٰنَ ﴿اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ ﴿اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ﴾  
 (حسن: 255) اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے کتنا عطا کیا ہے، جیسا کہ تو نے سلیمان کو عطا کیا ہے۔

اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ ﴿اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ ﴿اَلَمْ يَجْعَلْ اِلٰهًا غَيْرُكَ﴾  
 عطا کیا ہے (حسن: 255)

اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے کتنا عطا کیا ہے، جیسا کہ تو نے سلیمان کو عطا کیا ہے۔  
 عطا کیا ہے، جیسا کہ تو نے سلیمان کو عطا کیا ہے۔

اے پاک ہے تو نے مجھے کتنا عطا کیا ہے

یہی ہے کہ تبارک ہے نام جو عظمت و بزرگی کا ہے۔

﴿اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (البقرہ: 255)

”اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ و دروہاں کو قائم رکھنے والا ہے۔“

آیات باہر میں فقط خداوند واجب الوجود کا نام ہے۔ حق، بزم، الہ، الہی، الیقوم، اس کی صفات کا یہ ہیں۔

اللہ ذات باری کے لیے نام ہے۔ کسی اور پر یہ فقط نہیں جاسکتا۔ یہ صرف اس کے لیے خاص ہے۔ الہ، لافہ کے مشتق ہے جس سے حق بندہ شان کے ہیں۔ تو اللہ وہ ہے جس کی شان، ہم و ہمارا کے ساتھ ہے۔

وہ خود ہے جو وہ نہیں ہے۔ اللہ اللہ

وجود غیر کہاں لا الہ الا اللہ

اللہ کے حق میں کسی اور کا حق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور ہے۔ کعبہ صوفیوں کی شان میں ہے۔ کعبہ صوفیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے

والا بذكر الله تلمعن الثلوث

اللہ تعالیٰ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے

سکون قلب تپاں لا الہ الا اللہ

دوائے درد نہاں لا الہ الا اللہ

اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے

قد افلح من تركني ود كر اسم ربه فتسلي

”بے شک مگر کوئی جو تو کو چھوڑ دے اور اپنے رب کا نام لے، اطمینان پائیگا۔“

(اعلیٰ 14-15)

اس آیت میں فرمان عام ہے۔ اس میں کوئی قید نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم کوئی اور نماز پڑھنے سے غریبی و غشی اور بے وقوفی ہے۔ سکون قلب حاصل نہ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے کرتے نغلت و پہنچو تو غریبی و غشی و بے وقوفی رہتی ہے۔ معاشی و اقتصادی



حالت غراب برادری سے اور اگر اللہ کے ذکر سے غافل انسان کو دنیا کی آسائشیں مل  
 بھی جائیں تو بھی کسوں قلب سے محروم رہتا ہے اور ایسے شخص کو دولت و نعمت اسے  
 کسوں قلب و مایوس بنیے سے محروم رکھتی ہے۔ قرآن مجید نے واضح طور پر اس امر کی  
 نشاندہی کی ہے۔

﴿وَمَنْ أَغْرَىٰ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً  
 ضَنْكًا﴾ (ملہ 174)

اور اس نے جو میرے ذکر سے غافل کر دیا اس کے لیے گستاخانہ ہوئی ہے۔  
 (اور اس کو اس کی زندگی میں ہی سزا دی جائے گی اور وہ اس کی عاقبت کا پتہ ہے۔)  
 ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (تہجد)  
 بہت بار اللہ کا ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو۔ (تہجد)

یہ آیت اب بھی جو کمال کے دارالین کی بات کو دہرائی ہے۔ جو اللہ سے  
 بہت قریب رہتا ہے اور اللہ کے ساتھ ساتھ رہتا ہے وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔  
 تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔

﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾  
 (منافقون: 9)

اور جو ایسے لوگوں سے نکلتے ہیں جن کی دولت نقصان میں ہے۔  
 حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

(1) ملکہ کا کرکے والا ہے، جو اس کا کرکے نہیں کرتا، وہ مومن ہے (بخاری)  
 (2) یہ وہ مایوس ہے بہتر اللہ کا کرتے (اللہ) (3) جو لوگ اللہ کے ذکر کے  
 یہ نیت ہیں اللہ تعالیٰ ہر ملکہ میں ان پر نیکو نگاہ فرماتا ہے ان سے پاس ملکہ

آتے ہیں رحمت الہی ان پر سایہ نقین ہوتی ہے سب سے افضل عمل یہ ہے کہ زبان پر اللہ  
 کا ذکر جاری رہے (مسلم) (4) اگر الہی کی کتاب میں جنت کے حکمتیں ہیں (اللہ)  
 قرآن مجید میں ہر ایک عمل کا صلہ کے بعد ذکر کا تذکرہ ہے۔ نماز، روزہ، حج،  
 زکوٰۃ، جہاد، ہر ایک عمل کا صلہ کے بعد ذکر کا تذکرہ ہے۔ یہ ساری باتیں اللہ سے ہوتی ہیں اور  
 دل کے عمل میں الہی اور زبان تک وقت کا استعمال تو یہ ذکر کا عمل ہے۔ اللہ  
 تعالیٰ کے نام پر ایک بار اللہ کی حمد و ثناء اس کے انعام کا ذکر اور ان کے عمل کا ثواب  
 کے احسان سے اور ان کی نعمتوں کا بیان اللہ تعالیٰ کی کیستی میں۔ اللہ  
 سید عالم ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ تعالیٰ کہ جس نے میرے ذکر کا ذکر کیا ہے اس کی دعا ہے  
 میں۔ اگر قیامت کے دن میری حق میں ہے جنت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہر ثواب  
 کے مال میں اور میرے۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 (بخاری شریف)

”اے اللہ تعالیٰ جس نے میرے ذکر کا ذکر کیا ہے اس کی دعا ہے میں۔ اگر قیامت کے دن میری حق میں ہے جنت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہر ثواب کے مال میں اور میرے۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 (بخاری شریف) (1-2)

”اپنے رب کے نام کی پاکی و بوجہ سب سے بلند ہے جس نے بنا کر تخلیق کیا۔“  
 مصاب آیت یہ ہے کہ اللہ کا ذکر عظمت و اہمیت سے بڑھ کر اور اس سے بڑھ





بارگاہ الہی میں التجا و دعا کی یہ کیفیت رہی کہ آپ صبح تک یہی آیت تلاوت فرماتے رہے (ابن ماجہ)

شب شب بھر انتظارِ غنیمت میں نہیں  
میں نہ چاند اور یوں نہ شام کی دوا دہ  
نقدِ خیر ہمارے گناہات کو لے چکا ہوئے گناہوں کے آگے یہ ہوتے کہ وہ  
شب کا ہر لمحہ حق تعالیٰ ہے قرآن مجید میں فرما: ﴿وَاللَّهُ خَرَجَ مِنَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ﴾ (مناقون: 7)

اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں سماءوں اور زمین کے آسمان۔  
﴿وَاللَّهُ فَلَكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (احد: 17)  
اللہ تعالیٰ کے لیے سب آسمانوں اور زمینوں کا۔  
﴿وَلَوْ كُنْ لَدُنَّ رَبِّكَ فِي الْقُلُوبِ﴾ (الزمر: 11)  
اللہ تعالیٰ کے لیے سب قلوب کے۔  
﴿إِنْ رَأَيْتَ ظُلُمًا لِّلْأَرْضِ﴾ (زمر: 107)  
سب گناہ سماء اور زمین کے۔  
﴿إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (شوریہ: 62)  
سب شے اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ﴾ (زمر: 17)  
سب دنوں پروردگار اور سب راتوں پروردگار۔

حسن و جمال، فضل و کمال، قدرت و اختیار، قوت و شہادت، بزرگی و عظمت، علم و  
بردیت، غیب و شہادۃ، حکومت و مہمت، نصرت و اعانت، جود و سخاوت، مغفیت و رحمت



حمد و نعت

(1) **فَهُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ**

بیکار شہری حلقہ (3)

میں نے اس کے لئے ایک اور ایسی چیز بھی دیکھی ہے جو کہ سب کو چاہئے ہے۔  
 یہ ہے کہ اس کے لئے ایک اور ایسی چیز بھی دیکھی ہے جو کہ سب کو چاہئے ہے۔  
 یہ ہے کہ اس کے لئے ایک اور ایسی چیز بھی دیکھی ہے جو کہ سب کو چاہئے ہے۔  
 یہ ہے کہ اس کے لئے ایک اور ایسی چیز بھی دیکھی ہے جو کہ سب کو چاہئے ہے۔

1512

تو جس قدر کہ ہے مٹی کے ٹکڑے، اول سے پیدا ہوا اور وہ خدا اور کائنات کے ساتھ ہے۔  
خدا کی مخلوق تھا، وہ خدا ہے۔

[illegible]

(2) (كُلُّ مَنْ عَلِيًّا فَإِنْ عَلِيًّا وَبِئْسَ وَجْهَ رَبِّكَ  
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) (ن 78)

اور زمین پر جتنے ہیں سب فنا ہو جائیں گے اور باقی ہے تمہارا رب اور اس کی  
عزت اور بزرگی و جلال۔

جن، انسان فرشتے، انبیاء، اولیاء، اعلیٰ درجہ کے غرضیہ کمال کائنات اس کے فضل و کرم کی محتاج نہ تھی بھی اس سے بے نیاز نہیں تھے کائنات اس کے منعم و رزق ہے۔





﴿إِنَّا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ  
نُورِي﴾ (مدارج السوء)

”میں یہ کہتا ہوں کہ میں ’اور ہمارے حقوق میرے ہمارے ہوتے۔‘

آجہائی کا ناتہ، رشتہ، مخلوق کے لیے نہیں، واجب الوجود ہے۔

4. *Conclusions*

Figure 1. Schematic representation of the experimental design. The subjects were divided into two groups: the control group and the experimental group. The control group was divided into two subgroups: the control group and the control group. The experimental group was divided into two subgroups: the experimental group and the experimental group. The control group was divided into two subgroups: the control group and the control group. The experimental group was divided into two subgroups: the experimental group and the experimental group.

ما لکھنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے۔

تجربہ کیا اور اس نے ہر حال میں مشہور اسلام اور عربیہ کی طرف سے ہٹنے کی بجائے ان کے ساتھ رہا۔

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

ایک سالہ عرصہ میں

المجلة الدولية لدراسات الطفولة

منہ سے نکلتے ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ

... ..

(3) ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ﴾ (عمران: 15)

پیشہ و برہمن

مضرباً ۱۰۰ سے حاصل ہونے والے فیصد میں ۳۹۵

ن 3: شیخ بن عباس بن 72، غفر بن 1، غفر بن 470، غفر بن 6، غفر بن 87

۱۔ بیان نمبر 1 سے 548، مجموعہ شریعیات نمبر 2 سے 23، مجموعہ فرائض نمبر 3 سے 231

[illegible][illegible]

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مایا کے غرور و شہوات سے بچنے کو بھی علم دیا کہ وہ کس طرح اس غرور و شہوات سے بچ سکتا ہے۔  
 لیکن خداوند اس نور کی روشنی کو جس سے مخلوق رکھے گا۔ اس نور کی روشنی پرستی ہی ہے  
 کی نسبتیں پر وہ کچھ نہیں دیتی رہیں کہ میں پرانے نمونے کے طبقوں میں رہا بھی تھا  
 قرابت یہ نہ رہتی ہے۔

(4) ﴿يُرِيدُونَ لِيُظْلَمُوا نُورَ اللَّهِ بِأَغْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ  
 مُتِمُّ نُورِهِ وَلِيَ كُلِّ الْأُمَمِ﴾ (آیت 8)  
 کیا ہے جس کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے انوار سے بھی ان کو مایا کا نور ہے  
 انوار سے بھرا ہے، وہ اپنے انوار کو چھوڑ دے، وہ اپنے نور کا نور ہے  
 ہی مانیں۔

انوار سے بھرا ہے، وہ اپنے انوار کو چھوڑ دے، وہ اپنے نور کا نور ہے

حضور ﷺ کی اہل بیت

سب سے پہلے اس کی تشریح کی جائے گی کہ انوار سے بھرا ہے، وہ اپنے نور کا نور ہے  
 ﴿كُنْتُ نَسًا وَأَدْمُ فِي الرُّوحِ وَالْحَيَاةِ﴾ (آیت 1)  
 میں نے اپنے نور سے اپنے نور کو چھوڑ دیا، وہ اپنے نور کا نور ہے  
 ﴿أَنَا أَوَّلُ الْبَشَرِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرُهُمْ فِي  
 الْبَيْتِ﴾ (آیت 2)  
 میں پہلا انسان تھا اور آخری انسان تھا۔  
 پچھلا ہوں۔

پچھلے آگاہ ہے ترا ختم نبوت کی میں

اور سایہ کا نہ ہونا تری یکتائی ہے

میراث کے ان ﴿النَّسْتُ بِوَبْكُمْ﴾ یہاں تمہارا رب نہیں ہے۔ جو ب میں





تمہارا دین کامل کر دیا۔ تمہارے لیے جہنم میں آگاہ ہو چکا ہے۔

مفسرین کی ذات پر دین کی تفسیر بھی ہوئی اور نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور حق و باطل کی اور رسول پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کوئی نبوت و رسالت کی ممتی متقی ہے۔ اس لیے مفسرین آفرامی ہیں۔ سب سے آخر آپ کا تصور ہے۔ نہ تم انہیں اور آپ کی تفسیر سے اللہ تعالیٰ نے سب سے آخری کتاب قرآن آپ پر ہی نازل کیا۔ آپ (علیہ السلام) نے آیت سے حد نہ کوئی کتاب ہے نہ یہ آیت۔ آیت

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

۴۶ ﴿وَلَكِنْ زُيِّنَ لِلنَّاسِ أَوَّلُهُمْ وَأَخْتُمُ الْأَوَّلِينَ﴾ (سورہ بقرہ: ۴۶)

اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اول و آخر کے نام دیا۔

نام لا محلا اور اصل سے پہلے و آخر سے پہلے۔ ﴿وَالَّذِي تَتَّخِذَ

بَعْدُ لِلنَّاسِ أَوَّلُهُمْ وَأَخْتُمُ الْأَوَّلِينَ﴾ (سورہ بقرہ: ۴۷)

بعد ازاں کی بات ہے۔ اور ان کے لیے اول و آخر کے نام دیا۔

**حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں:**

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت و رسالت کو ختم کر دیا۔ آپ آخری رسول ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی نبوت نہیں مل سکتی۔ اسی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پاچے میں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اور ان شریعت کا حکم کریں گے اور آپ ہی کے



عرصہ سے انتظار تھا۔

بے چنگ و لے اہوں میں پہنچے  
نہے شیشوں میں پہنچے ہمارے

حضور ﷺ

اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر شے سے آگاہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امانت  
میں ہے اس لیے کہ وہ ہمارے دل کے اندر ہے۔ میں ہر اشیاء کا اثرات سے  
آگاہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو آگاہ کیا ہے۔ میں ہر شے سے آگاہ ہوں۔  
اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر شے سے آگاہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر شے سے آگاہ فرمایا ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر شے سے آگاہ فرمایا ہے۔

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تعظیم دی

قرآن مجید میں فرمایا:

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيٰنَ ۝﴾ (الن 1-4)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو قرآن مجید کی تعلیم دی۔  
کو پیدا کیا۔ وہ ان کو بیان آئیں لکھایا۔

مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے حضور ﷺ کو آئیں اور بیان  
سے مراد ان کو بتا دینا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کیا ہوا اور جو آئندہ ہوگا سب عالم  
حضور ﷺ کو بتا دیا۔ اس لیے حضور ﷺ کو ﴿وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

علینم ﴿ بھی ہیں۔ تفسیر خازن

یہ بلا رب ہر غیب کے ہیں وہ عالم

مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

حضور ﷺ عزیز ہیں:

﴿عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ مَا عَلَّمُنَا﴾ "تمہارا فیضانِ عشق لڑتی ہے۔"

آپ ﷺ کو ملت عزیز کے ذریعے سے اللہ عزوجل نے

سے آج بھی سچاں کے "کی مثال" اور "کے" سے علم کے سچاں

مشت بہات، کمال الہی کے ہیں۔ آیت کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

میں سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

کے "کے" سے علم کے سچاں کے "کے" سے علم کے سچاں

اُڑا کر آئے تھے اُن کے "کے" سے علم کے سچاں

خروا عرش پہ اُڑتا ہے پھر ایت

اسم محمد ﷺ کی خصوصیت:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾ محمد ﷺ کے رسال ہیں۔ (سورہ فتح 29)

تاریخ شاہد ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے کسی کا نام محمد ﷺ نہ تھا۔ نہ انبیاء کا، نہ

انبیاء کا اور نہ مہم افوں کا۔ صرف حضور ﷺ ہی وہ سچاں مقدس ہیں جن کا نام اللہ





کے شاہی جہنڈے کا ہر لہر احمد کو اسی منہ بہت سے آپ ﷺ کی امت کا نام  
 دہاؤں ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا

(9) ﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی

اسرائیل 79)

”قرب ہے کہ تمہیں تمہاں آپ ﷺ کی جگہ دلا دے۔ یہاں سب تلواریں  
 حضور ﷺ مقام محمود پر فائز ہیں۔“

”عزیز ﷺ! ایک جگہ آپ ﷺ کی عزت و کرامت کا یہ حال  
 ہے۔ اتنی حد تک ان کی حمد و ثنا کا یہ حال ہے کہ ان کے واسطے جہنم کے دروازے  
 بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے  
 جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔  
 انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی شان و کرامت کا یہ حال ہے کہ ان کے واسطے  
 جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔“

”یہاں سب تلواریں حضور ﷺ مقام محمود پر فائز ہیں۔“

”یہاں سب تلواریں حضور ﷺ مقام محمود پر فائز ہیں۔“

محمد، احمد، محمود ﷺ:

”یہ آیات یہ ہے کہ حضور محمد ﷺ کی شان و کرامت کا یہ حال ہے کہ ان کے واسطے  
 جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔  
 ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔  
 ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ان کے واسطے جہنم کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔“

حضور ﷺ احمد بھی ہیں (احمد بھی حمد سے بنا ہے) احمد ﷺ وہ ہیں جنہوں نے

اپنے خالق اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے رازق، اپنے  
 مالک، اپنے مہربان کی تعریف، تکریم، زہد، نعت کا ایک معیار قائم کیا۔ یہ سداں رسول  
 سید، رحمان، رحیم، تعالیٰ عز و جلال نبوت میں عرض کرتے ہیں۔

وَشَقِ لَكَ مِنْ اسْمِهِ لِيَجْلَهُ  
 لِحُدُودِ الْعَرِضِ مَحْلُودٍ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور مہربان کی جات شکر کی بنا پر اپنے نام سے  
 تین ایسے نام رکھے ہیں۔

۱۔ اسمِ اَلْحَمْدِ یعنی حمد ہے

۲۔ اسمِ اَلْعَرِضِ یعنی عرض ہے

۱۰ اَلْاِسْمُ الرَّسُولِ يَا لِي عَنِ الْعَرِضِ اسْمُهُ

اَحْمَدُ (احمد علی ۱۰)

”اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ نام رکھا گیا اور اس سے ہر شخص کی حمد اور

حمد ہے۔“

حضرت کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر

سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے

مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے

بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے

مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے

بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے

مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے

بڑھ کر کی ہے اور اپنے مالک کی حمد و شکر سب سے بڑھ کر کی ہے اور اپنے

نے فرمایا:

﴿أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللَّهِ وَاشْذُكُّمُ لَهُ خَشِيَةً﴾ (ترمذی)

”میں تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا عرفیوں کے تحت میں اور سب سے زیادہ اس کے حضور خشیت والا ہوں۔“

و شیخ رہے کہ معرفت و ولایت جس کے ذریعے ذات و صفات الہی کی پہچان ہوتی ہے۔ سب الہی مہر چ کوئی نہ ہو یا نہ ہو پر وہ ایک اور عالم و مابعدہ شمولہ الہی کہ ذات و صفات الہی کی طرف سے ہے یا اس کے ساتھ ہے یہ سب کچھ حاصل ہے ہاں نہ نہ الہی میں صرف کمال و کمال ہے۔ اس میں ہے سب کچھ اس کی معرفت ہاں میں ہے ہاں

وہی ہے جس میں ہے آخر وہی ہے کہ وہی ہے جس میں ہے

اس کے بارے میں ہے اس کے بارے میں ہے اس کی طرف سے ہے

حضور ﷺ صاحب حکمت ہیں:

11- ﴿وَالَّذِي أَلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (ابن ماجہ)

”وہی ہے جس نے کتاب و حکمت عطا کی۔“

کتاب سے مراد قرآن مجید ہے و حکمت کے معنی قرآن نے بتائے۔

12- ﴿وَمَنْ يُثَوِّثِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أَوْتِيَ خَيْرًا

كثِيرًا﴾ (ابن ماجہ 269)

”جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی۔“

آیت بالا سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکمت عطا فرمائی

یعنی خیر کثیر سے نوازا۔ خیر کثیر میں بہ فیصل و شرف اور مال و غنایاں آجاتی ہے۔ آیت



تے معلوم ہوا کہ نعمتیں ہر کمال اور ہر فضل کے جامع ہیں۔ کوئی کمال ایسا نہیں ہے  
نعمتیں ہر کمال کی نسبت تمام کمالات میں نہ پایا جاتا ہو یعنی

حسن یوسف دم عیسیٰ پر بیضا داری

آنچه تو پس بود اللہ تو تنها دادی

**نفسور** کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کا مخزن بنایا ہے:

وہی ہے جو کمالی نعمتیں ہر کمال اور ہر فضل کا اس ام کا منبع اور مایہ

وہی ہے جس سے ہر کمال اور ہر فضل کو تمام کمالوں سے ہی تہنیت حاصل ہوتی ہے۔

(13) ﴿وَلَيْتِمَّ يَعْلَمَهُ عِبَادُكَ﴾ (الحج ۱۲)

ترجمہ: "اے میرے بندوں! تم کو چاہیے کہ اس کو جان لو۔"

اللہ تعالیٰ نے **نفسور** کو سب کچھ بخشاء دیا ہے:

(14) ﴿وَسَلْطَاتٍ مَّا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ (الحج ۱۳)

ترجمہ: "اور سلطنتوں اور ممالک جو تو نہ جانتا تھا۔"

البتہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے **نفسور** کو اللہ تعالیٰ سے جو نعمتیں مل چکی ہیں اور سب

چیزیں **نفسور** کو بخش دی ہیں اور جس سے وہ ہر کمال اور ہر فضل کا منبع اور مایہ

ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر نعمت اور ہر فضل کی تہنیت کی اور اس کی ہر

تعلیم کی مثال واضح ہے۔

محوش پر ہے مری گزراں مثال پر ہے قری نھر  
سبوت ملک میں کوئی شے نہیں ہو جو تھو پہ لیاں نہیں

حضور ﷺ کا ہم نسیان سے پاک ہے:

یہ شخصوں کے لئے ہے کہ ان کو سوچ سورت سے گاہ مایوس کے متعلق  
یہ نکل مایاں لایا آپ ﷺ کو مایاں لایا ہے کہ آپ ﷺ

(15) ﴿سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَلْبِسُ الْأَلَمَ وَالْجَلَمَ﴾ (107:11)

اے خداوند! آپ کو ہر حال میں کے لیے آپ کو ہر حال میں کے لیے

اللہ چاہے۔

یہ شخصوں کے لیے ہے کہ ان کو سوچ سورت سے گاہ مایوس کے متعلق  
یہ نکل مایاں لایا آپ ﷺ کو مایاں لایا ہے کہ آپ ﷺ

حضور ﷺ پر اللہ کا بڑا فضل ہے:

(16) ﴿وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ (113:1)

”اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذاتِ مقدس کے متعلق فرمایا۔

(17) ﴿هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (بقہ و 255)

”اور اللہ ہی سے بلند بڑائی والا۔“

حضور ﷺ کے متعلق فرمایا۔ آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ حضور ﷺ کے متعلق

متعلق فرمایا۔

﴿اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقَ عَظِيْمٌ﴾ (قمہ 4)

”پیشہ میں غریبی نہیں ہے۔“

ایہہ فیہا کی قوت اور ایمان کا ثبوت کے تحت فرمایا۔

(18) ﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ﴾ (نساء، 77)

تم فرما دو دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔“

[illegible]

فصل دوم در بیان احوال و حال

۱۰۔ دیکھو کہ دیکھو کہ کمال کی شہر ہے

قصہ ہر کے فضل و شرف کی انتہا نہیں

مختارہ دیبہ علی بیگم صاحبہ

فان فضل رسول الله ليس له

حَدِّ قِيْعَرَبْ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفِيْمِ

مشہور سید احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے انفس و کمال کی اولین حدیثیں سب کے سب کوئی زبان بیان کر

یہ شعر ایک بالائی تہذیب ہے۔ بیشک فرشتوں نے فیما بین میں سلائے

وقت کے ماحولوں کے تصور تصور وقت کی آپ کے وصف میں بیان

نے مگر حضور ﷺ کے دفتر اوصاف سے ایک نقطہ بھی بیان نہ ہوسکا کیونکہ بیان کرنے والوں نے آپ کے فضل و کمال سے متعلق جو کچھ بیان کیا وہ حد کے اندر ہے اور حضور ﷺ کے اوصاف امید و حد سے باہر ہیں۔ آیت باقی رہی ہے کہ حضور ﷺ پر رب العالمین کا پورا نفل ہے۔ اس پر بے نفل کا اندازہ اسے ہاتھ آسکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی تعریف الحمد اعظم ﷺ ہی راستہ میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ کے مرتبہ و مقام کی عظمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یہاں نہ کہتا ہے۔

ترجمہ: تو صرف سب تجھی سے ہیں اہلی

نہیں ہوں یہ سب جو میں کیا کیا کہوں تجھے

**حضور ﷺ کی شرح صدر کی اوقات بن جانے کا عطا ہونی**

(19) ﴿الَّذِي نَفَخَ فِيكَ صَدْرَكَ﴾ (اشراۃ: ۱۹)

"یا اہل آپ کے یہ روئیں گے اور ان کے دل

آپ کے دل سے اللہ تعالیٰ کے منور ہونے کو شریعت کی رحمت سے نورانی آپ کے سر پر حق کی اور رسولت کا خیر و نعم و رحمت کا کبھی نہ رہا۔ حضور ﷺ کے سینہ کو وہ سکون و طمینان عطا فرمایا کہ وہ نفسِ ربانی کا مرکز اور ولی (قرآن) تھے جس کی سے ہر چیز کا مخزن بن گیا۔ قرآن کی تسبیح کی سزا اگر قرآن میں پیدا نہیں ہوتی چیز پر نازل یا جاتا ہے۔

(20) ﴿لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

اللَّهِ﴾ (ش: 21)

"تو وہ نبی الہی کے جہاں سے ریزہ ریزہ ہوتا جاتا تھا

مگر یہ رتبہ اور مرتبہ حضور ﷺ ہی کو حاصل ہے کہ ان کی جیسی پر عظمت و بوالہیہ کا



آپ ہا قلب مہ مخزن ہوا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی اس عظمت کا یوں عیاں فرمایا۔

(21) ﴿فَالَّذِي نَزَّلَهُ عَلٰی قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (بقہ 97۰)

”وہ جو میری طرف سے اس کے لئے ہے کہ تم پر آپ کے دل پر آنے والا ہے۔“

خوبی و شمل میں ہر آن نرالا ہے

انسان تو ہے لیکن مانسان نرالا ہے

یہ ہے میری طرف سے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس قدر کی امانت

(22) ﴿فَمَنَیْ رَبِّ الصُّرُحِ لَیْسَ صَدْرِیْ﴾ (بقہ 97۱)

”الہی میرا سینا کھول دے۔“

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

(23) ﴿فَلِیْسَ عَلٰی نُورٍ مِّنْ رَبِّہِ﴾ (بقہ 972)

”یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔“

یہ ہے اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے اس قدر کی امانت کہ میری طرف سے میرا سینا کھول دے۔

اور فرمایا کہ یہ نعمت ہے تم پر، اور تم کو ہدیہ ہے یہ حضور خیر نے فرمایا۔

﴿وَالْبَنِينَ قَوَّاتٍ﴾ (بچپن میں کامیابی ہے۔) (شفا و شفاء عیض)

اور ازایت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(24) ﴿وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ﴾ (اور زمین میں آیات ہیں)

یقین والوں کے لیے تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میں اللہ تعالیٰ میں جتنی روایت لکھتا ہوں، اس کی روایت اللہ تعالیٰ سے لے کر اللہ تعالیٰ تک

اور اللہ تعالیٰ سے لے کر اللہ تعالیٰ تک، میں نے لکھا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے لے کر اللہ تعالیٰ تک

اور اللہ تعالیٰ سے لے کر اللہ تعالیٰ تک، میں نے لکھا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے لے کر اللہ تعالیٰ تک

میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لیے یہ روایت لکھتا ہوں، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میں نے لکھا ہے، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میں نے لکھا ہے، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو پیش فرمایا:

(25) ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (اور ہم نے تم کو بلند کیا۔)

میں نے آپ ﷺ کو بلند کیا۔

یہ حضور ﷺ کی نعمتوں میں سے ایک ہے، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میں نے لکھا ہے، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میں نے لکھا ہے، تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

(26) ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِلُونَ﴾ (اور ہم)

آپ ﷺ کو نازل کرنے والے ہیں، اور ہم ان کے حافلوں کے ہیں۔

تو جیسے قرآن کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نازل کیا ہے،



حضور ﷺ کی ذات و صفات کا محقق فیضان اللہ تعالیٰ ہے:

الطائف کی بات یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنی حفاظت میں لیا ہے، اسی حدیث قرآن حضور ﷺ کی ذات میں لیا، اس کی حفاظت و نگہ رانی بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خواجہ بابا کریم علیہ السلام فرمایا۔

(27) ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ: 67)

”اللہ تعالیٰ تو تمہاری حفاظت کے لئے کافی ہے۔“

(28) ﴿إِنَّ رِبِّكَ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ﴾ (الناس: 60)

”تمہارے رب سے زیادہ ظالمین کی بات پر مطلع ہے۔“

(29) ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ (الحج: 48)

”اے محبوب! صبر کر اپنے رب کی حکمت سے، تو مجھ سے ہمیشہ نظر میں رہے گا۔“

وہی جگہ تشریح میں آیا۔

اسی طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے الہی تہذیب و احکامات دیے۔

اللہ تعالیٰ نے لا حول و لا قوة الا باللہ کی تہذیب و احکامات میں لایا ہے، اس میں جس

محقق احمد نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو اپنی حفاظت میں لیا ہے، اسی حدیث

فرمایا ہے ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ: 67) اللہ تعالیٰ نے حفاظت میں لایا۔

قرآن نے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(30) ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ

خَلْفِهِ﴾ (مجادلہ: 42)

”بائیں کو اس کی طرف راہ نہیں نکالے آگے نہ اس کے پیچھے سے۔“

(31) ﴿وَقُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ



ثَابِتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ ۚ (النجم: ٣٢)

۱۸۸۶ء میں ان کی بات پر تحقیق ہو جائے گی اور اس وقت تک کہ

11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 846. 847

فمنه قوله تعالى: "وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ بِهِ اللَّهُ مُبْدِي الدُّنْيَا وَأَخِيرُهَا"

اور اس کی اصلاح سے کھلا ہے جس سے مال کا کیا کرنا ہے۔

اعتقال لایقہ کی اطلاع پر لڑکھاپور کے سب سے بڑے سردار نے ایک خط لکھا۔

ہے، چھوڑنا اور اظہارِ فقر ہے۔ اپنے ہاتھ سے کھانا کھا کر

<sup>19</sup> *Journal of the American Academy of Religion*, 47 (1979), 1, 1-14.

$$f(x) = \frac{1}{2} \left( \sqrt{x^2 + 1} + x \right) \quad \text{for } x \geq 0$$

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

[illegible]

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس کی بہن بھی تھی۔

$$\lim_{t \rightarrow \infty} \frac{1}{t} \log \frac{1}{\mathbb{P}_x(\tau_1 \leq t)} = -\lambda$$
$$\lim_{n \rightarrow \infty} \frac{1}{n} \ln \frac{1}{n} = 0$$

الہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام دنیا پر جبریل علیہ السلام کی طرف سے

(32) (فَلَاكُ الرُّسُلِ فَتَلَانَا بِغَضَبِهِمْ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ)

م. كلم اللّه، فعن الغضنیه و: حبت (البقرة، 253)

انہر رسول ہیں کہ ہم نے ان میں اللہ کا واسوہہ پرفاضل کیا۔ ان میں ایسا ہے

اللہ نے کام فرمایا اور کوئی وجہ نہ رہی کہ وہ لوگوں کو بند کیا۔

اس آیت میں اس امر کا اشارہ ہے کہ انبیاء پر ایمان لے کر آئے مگر اب جدا گانہ  
ہیں۔ بعض حضرات بعض سے افضل ہیں اگرچہ نبوت میں سب برابر ہیں مگر کمالات  
و فضائل میں یہ کوہ و درے کی برتری کا مثل ہے (عادلین مدارک) (اور رفع  
بغضہم درجہ) کے مشورہ و انبیاء حبیب کو یہ طریقہ اس میں ات  
کراؤں سے ہے۔ اہل حق تعالیٰ کے مشورہ و انبیاء کو یہ طریقہ اس میں ات  
آپ کے مشورہ و انبیاء کے مشورہ سے انبیاء و انبیاء کے مشورہ و انبیاء کے مشورہ  
آپ کے مشورہ و انبیاء کے مشورہ سے انبیاء و انبیاء کے مشورہ و انبیاء کے مشورہ

100

سید احمد علی شاہ صاحب دہلی کے تلامذہ کے ہونے سے

أما سيد القاضى (رحمته)

۱۱- چگونگی و روش

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی

چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

حضور ﷺ سید المرسلین ہیں:

(33) ﴿يَسْأَلُكَ الْبَنَاتُ زَوَاجَهُنَّ ۖ وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ ۖ إِنَّكَ لَمِّن

المُرسلين ﴿٥﴾ (مبين)

”اے پیغمبر! ہمارے بھگت والے قرآن کی قسم بیشاپ مریلوں

سے ہیں۔“



میرا مومن سیدنا فریقِ ششم بھی نہ قبول فرمائی بارگاہِ نبوت سے اس اعزاز سے  
مشفرف ہوئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا

«هذان سيدا قبول اهل الجنة من الاولين  
والآخريين» (ابن ماجہ)

”اوپر مذکور جنت کے دو سید ہیں ان کے بارگاہِ نبوت سے۔“

اصدق الصادقین سید استر

چشم گلِ دولت چہ انوارِ شمس

حضور ﷺ کل جہان کے لیے رسول ہیں۔

الہیہ محمدیہ میں اپنی قوم کے لیے رسول مبعوث ہونے کا حق ہے  
اس لیے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا: «وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا فِيهِ نُبُوَّةٌ»

(ابن ماجہ) «وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِهِ» (ابن ماجہ)

”مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے۔“

نبی کریم ﷺ کے حق میں آیا الیٰ فیہمہ اللہ تعالیٰ

تے تحقق فرمایا الیٰ عاد حضرت نوح علیہ السلام کے تحقق فرمایا الیٰ لقمان

حضرت شیب علیہ السلام کے تحقق الیٰ مدین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

لیے فرمایا الیٰ فرعون فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا علیٰ قومه

حضرت یونس علیہ السلام کے تحقق فرمایا الیٰ بنی اسرائیل قوم بنی اسرائیل

خاس اپنی قوم کے لیے رسول مبعوث فرمایا نبی کریم ﷺ میں حضور سید المرسلین علیہ السلام کی

نبوت و رسالت کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔



فَذِيرًا ﴿ (السا' 28)

(36) «الذي رضوا الله اليكم جميعا» (الف 158)

(37) «يشكون العلماء لذيلاً» (١٠٠: ١)

مبعوث کیا۔“۔

أما من كفى الأذى في رسول الله

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں

انبیاء کرام علیہم السلام سے شہر **پرایمان** سے پھیل چکا۔

یہ دستور پیدائش میں ہر آدمی کو بہت بڑی نصیحت و ارشادیت ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء و مرسلین کے دستور و نمونے پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد لیا۔

(38) ﴿وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ﴾ (آل عمران 81)

”اے محبوب یا اے جسے جب خدا نے تمام دنیا سے مہر دیا۔“

اور تمام انبیاء پر اس نے حضور پر ایمان لانے کا عہد کیا اور ایک دوسرے پر گواہ بنے۔

(39) ﴿وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران 81)

”اور میں تم سے ہمراہ ہوں کہ تم کو اس عہد پر شہید فرمائیوں۔“

**حضور ﷺ کی دنیا میں آمد سے قبل:**

**آپ کے وسیلہ سے فتح الحسرت کی دعا کی جاتی تھی:**

اگر عہد کے مطابق تمام انبیاء پر ایمان لیا جاتا تو اس میں حضور ﷺ کی مسرت  
 فرماتے۔ اسی لیے آپ اپنی اپنی امتوں کے حضور بھی بھیجے جاتے تاکہ عہد پکڑ سکیں۔  
 حضرت مسیح علیہ السلام حضور ﷺ کی شریف آملی کی ابتداء سے  
 آیت دے کر پکڑ سکتے تھے (میرزا غلام احمد کی تفسیر) کی طرح آپ سے قبل  
 (40) ﴿وَكُلُّهَا هِيَ لِمَنْ يَسْلُطُهَا عَلَى الدِّينِ﴾  
 کفر والا (البقرہ 80)

”ہاں میں حضور ﷺ کے وسیلے سے فتح کی حالت تھی۔“

آیت نمبر 38 کی تفسیر میں حضور ﷺ کے فرمایا۔ مجھے اس کی قسم اس  
 کے قبضہ قدرت میں میری زبان ہے آج اگر جناب موسیٰ دنیا میں ہوتے تو  
 میری اطاعت اور:

﴿مَا وَسَعَهُ إِلَّا أَنْ يُنْفِئَ﴾ (احمدی)

”میری پیروی کے سوا ان کو بچائش نہ ہوتی۔“

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسول

اور رسولوں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

حضور ﷺ ساری خدائی کے لیے رحمت ہیں:

ہم تم سے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ

(41) ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (انبیاء: 107)

اے آپ ﷺ آپ رسول رحمت کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ دنیا و آخرت میں انسان و جانور

پاکستان پر رحمت و رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

کے لیے رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ رحمت کے واسطے کہ آپ ﷺ

حضور ﷺ ہادی انسانیت ہیں:

(42) ﴿وَالَّذِي لِيُهدِيَ الْبَاطِلَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (سجدة: 152)

”بیشک آپ سید عالم ﷺ ہادی ہیں۔“

ہدایت کے یہ معنی ہیں کہ آپ ﷺ ہادی ہیں۔

صفت تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ ہدایت

کے دوسرے معنی ہیں کہ حق کی ہدایت، تبلیغ کرنا، نکل و برائیت سے حق کی حقانیت

کو ظاہر کرنا اپنی خدا وادارہ رسالت اپنے براہِ امریہ کی پاکیزگی اپنے فعل





آپ بشرا کی کاشف و فاش رب عالمین سے حاصل ہے۔

(44) الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ

الْأُمِّيَّ (سورہ انف 157)

اور جو لوگ پیغمبر کے پیچھے چلیں، ان کے لئے ہے۔

ای دقتہ دان عالم

بے سایہ سائبان عالم

حضور ﷺ سراج مبین ہیں

آج کل کے لوگوں کے لئے ان کی ہدایت ہے اور ان کی رہنمائی ہے۔

وہ لوگ ہیں جن کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

ان کی ہدایت سے لوگوں کو نجات ملتی ہے۔

قُوتِ آفِ اِطْرَاقِ

(45) ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا  
وَنَذِيرًا ۖ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا  
مُنِيرًا﴾ (البقرة: 45)

والآفتاب۔

[illegible]

ایک بیان ہے کہ یہ وہ جہاں کا ہمارا  
 حضور ﷺ نے اپنی خداوندی رسالت کے لئے  
 اس کی رفاقت کا رخ مودراں راستہ پر چھوڑ دیا تھا۔ اس  
 شان کا تاریخ ساز عمل اور اپنے تعلیم مرتبہ کا نیکو بیان میں حضور ﷺ کے  
 اور کوئی نہیں ہے۔



فرماتا ہے۔ ہم تمہاری مرضی پر ہی ترددیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم

خدا چاہتا ہے رضا کے لئے

حضور ﷺ کو خوش کرنے کے لیے کعبہ ابراہیمی کو قبلہ مقرر کیا گیا:

(47) **قَدْ نَرَى ثِقْلَ بَوْحِيَّاتِ فِي السَّمَاءِ**

**فَلَوْ لَيْسَتْ قِبْلَةٌ تَرْحِيْلُهُ (144)**

اسمیرا یہ دیکھ رہے ہیں کہ آسمان کی طرف سے کتنی بوجھیں آ رہی ہیں۔  
اگر وہاں سے کعبہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

اگر لوگ جانتے کہ نماز اپنی عمر میں کھائیں تو انہیں وہ یہ بتائی جائے کہ اللہ تعالیٰ کا  
جائے گا کہ حضور محبوب ﷺ کی رحمت نماز کی عمر میں تو لایا جائے گا۔  
تمہاری خوشی پر ہی لڑی جائے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام تک سب کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ حضور علیہ السلام نے بھی مکہ و مدینہ  
بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کی ہے۔ ایک واقعہ ہے کہ حضور ﷺ نے کسی  
نماز پر منہ نہ کر کے کعبہ مقدس میں لیا یا کیا کہ عبادت ہو جائے۔

حضور یہ عالم تھا کہ کعبہ ابراہیمی کا قبلہ بنایا جائے۔ پسند تھا۔ ان دنوں حضور ﷺ  
نے جہاں نماز آسمان کی طرف عمریں لیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی رضا  
جوئی کے لیے بیت المقدس جو قدیم سے تمام انبیاء پر منہ کا قبلہ تھا اس کی قیامت کو منسوخ  
کر دیا اور حضور ﷺ کی مرضی کے مطابق کعبہ ابراہیمی کو قیامت تک کے لیے قبلہ  
مقرر فرمایا۔ یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو حضور ﷺ کی رضا مقصود و مستحب ہے۔  
رضائے محبوب کے لیے کعبہ ابراہیمی قبلہ بنا۔ عبادتِ حق جو یہ نعمت حاصل ہے کہ



روئے زمین کے صفیہ بنو لیا، اور بندگان خدا اس کی طرف جہد کرتے ہیں۔ یہ سب  
 منہ جہد کا طریقہ، فیضان ہے۔

ہوت کہیں نہیں و بنا، لہجہ و منی

ہوت والے حاجی سب تیرے گھر کی ہے

(48) ﴿وَالْحَرَمُ حَبْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَىٰ وَلَسَوْفَ لِعُطَيٰتِكَ

رَأَيْتَ لِقَوْسِي﴾ (احقر 104) یہ جنت تھی (گھر کی) آبادی کے لیے تھی

سے آج کے لیے سب سے پہلے، گھر کے لیے اور آخر کے لیے۔

آیت: ﴿وَالْحَرَمُ حَبْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَىٰ﴾ آپ کو پہلے گھر کے لیے اور آخر کے لیے یہ دعا

ہے کہ دیا آیت میں آپ کے لیے جنت تھی، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے

ہے کہ حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے

یہ جنت ہے کہ حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے

ہوگی۔ حبر کے لیے آپ کے لیے جنت تھی، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے

حبر کے لیے تمام دنیا کے لیے، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے

حبر کے لیے جنت تھی، حبر کے لیے گھر کے لیے اور آخر کے لیے۔

(الکروامہ والمطایح يومئذ بيدى كنت

امام النبیین وخطيبهم وصاحب شفاعتهم) ﴿

آپ کے ہاتھ میں ہوں گے اور خطیب ہوں گے، صاحب شفاعت ہوں گے۔ میں نبی اکرام

خطیب و امام ہوں گے۔ (نصاب ترمذی ج 2 ص 224)

شہید یا حرم تاجدار حرم

نو بہار شفاعت پہ حصول سلام



اس آیت سے واضح ہوا کہ جسے اللہ جہان میں کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہو وہ اللہ کی بارگاہ میں مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے راہنمائی و نجات کا اسے مذاہب الہی کے انتظام میں رہنا چاہیے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ محمد امجد علی نے فرمایا

﴿لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ  
وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ (تفسیر)

"ان میں سے کوئی شخص مجھے نہ کرے کہ میں اس کے باپ، مادر،  
بہن یا کسی سے زیادہ محبوب ہوں۔"

یہ اس سلسلہ کی سمت اور توجہ کی نشاندہی ہے  
جس سے ہر مومن کو غائی قوت سے ہمہ آگاہی ملے

سورہ فتح میں فرمایا:

(50) ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُنْظَرًا وَلْيَذْكُرُوا  
لِقَوْمِهِمْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلِقَارِئِهِمْ وَلِقُرُونِهِمْ وَلِبُكْرَتِهِمْ  
وَأَصْيَانِهِمْ﴾ (فتح 50)

"اے محمد! ہم نے تجھے بھیجا کہ وہ لوگوں کی یاد دلا دے کہ وہ  
تو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے ایمان لائے اور ان کی تعلیم دے تو قیامت کے دن  
کی پاک کی بولو۔"

قبل غور بات یہ ہے کہ اس آیت میں سب سے پہلے اللہ و رسول پر ایمان لانے  
کا حکم ہے۔ اس کے بعد منسوب یہ اسلام کی تعلیم و توحید کا حکم ہے۔ اس کے بعد تیسرے  
درجہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم ہے۔ ایمان اور عبادت کے بیچ میں اپنے محبوب

رسول ﷺ کی تعلیم کا ذکر کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ بغیر ایمانِ تعلیم رسول ﷺ کا آمد نہیں ہے۔ اور بغیر تعلیم رسول ﷺ کی عبادت الٰہی یہ ہے۔ معلوم ہو کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی تعلیم و تہذیب آپ سے عقیدت و محبت مدار ایمان مدار نجات اور مدار قبولیت عبادت الٰہی ہے۔ تعلیم رسول ﷺ کے بغیر عبادت مقبول نہ کوئی نیک عمل باعثِ ابرو شایب۔

جنابِ مسئولی ﷺ اہل جنس سے نا اہل

نہیں ممکن کہ ہو اس سے خدا خوش

الہی ذات کے شہداء شہید ہونے کی تہذیب میں حضور ﷺ نے فرمایا

إِنَّمَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَائِلًا إِلَّا وَفَدًا وَإِنِّي لَمِنْ

مُطَهَّرِي هَذِهِ حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (مستدرک حاکم ص ۱۰۱)

میں جس سے اس نے تہذیب کی تہذیب کر دی ہے، یہاں تک کہ جہنم و جہنم

حضور ﷺ شاہد و مہتر ہیں:

آیت میں حضور ﷺ کی اہمیت اور اہمیت کے ساتھ اہل جنس کے

محدث ہیں حضرت شہداء و شہداء کی امت، اہل جنس کے سرور، اہل جنس کے سرور

الرُّسُولُ خَلِيكُم شُهَدَاءُ (تائید میں فرماتے ہیں کہ اہل جنس کے سرور)

کے شہداء ہونے کے حق میں یہ ہیں حضور ﷺ اپنے اہل جنس سے اپنی امت کے سرور کے ساتھ

بد اہل جنس کے سرور، اہل جنس کے سرور، اہل جنس کے سرور، اہل جنس کے سرور

امت کے حق میں، یاد آخرت میں مقبول ہے۔ (تائید میں فرماتے ہیں ۱۶۷۶)

قرآن مجید میں اعلان کیا گیا کہ حضور ﷺ کے ساتھ اہل جنس کے سرور میں خلیل نہیں ہیں

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر مزیہ و رسولوں کو غیب پر مطلع فرمایا ہے۔





ہمارے ہوں تو امانت ہوں تھم سے بھی کو  
معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھے

عشر و عشر دین میں ختم و راشدین حضرت صدیق اکبر فاروق و عثمان غنی  
شی مرتضیٰ میں سجادہ کرام میں انہیں ہی الیا میں حضور ید المہین علیہ السلام نے جنت کی  
بشارت دی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
حضور علیہ السلام کی نعمتوں سے قاصر ہیں۔

(52) اَوَسَا لَكُمْ الْاِيَانُ الْحَقِيمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ  
فضلہ (قرآن 74)

اے ایمان والو! کیا تم کو ایمان کی امانت سے کچھ یاد ہے؟  
فصل ہے۔

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

گدا میں نور کا ہے اور حق ہے حق نور کا

(53) اَوَسَا لَكُمْ رَحْمَةُ الْاِيْمَانِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ (قرآن 53)

کیا تم کو پھر رحمت ایمان سے کچھ یاد ہے؟

غور غائب بات و بات آیتوں میں یہ ہے رانی کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ  
مہربانی ہے ہر دلوں آیتوں میں نعمتوں کے دہانے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی  
ذات کی طرف بھی کی اور اپنے مقدس رسول ﷺ کی طرف بھی۔ آخر کیوں؟  
صرف اس امر کے اظہار کے لیے:

خدا خدا کا یہی ہے در نہیں ہر کوئی منہ مگر

جو وہاں سے ہو نہیں آکے ہو وہاں نہیں تو وہاں نہیں

اللہ کی نعمتیں حضور ﷺ کے وسیلہ سے ملتی ہیں:

(54) ﴿الْعَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَمَّتْ عَلَيْهِ﴾ (التراب 37)

اللہ نے اسے نعمت بخشا، نبی کے لئے اس نعمت کی تائید  
نور مجید کے نورانی کلمات سے ملتی ہے۔ گایت ہا میں بھی حضور ﷺ کی نعمت  
اسے بہت زیادہ یاد ہے۔ یہی وہ عالمی لائق ہیں، جنہیں حضور ﷺ کی عین  
اسلام سے لے کر آج تک

سے اس کے واسطے کے لئے ایک عالم

مالیہ غلط یہ ہوں بے بھر کی ہے

حضور ﷺ (افصح البلاء میں):

(55) ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاللَّهُ فَخِيرٌ عَزِيزٌ﴾

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب  
آپ کی عین ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب

(56) ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ

تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء 64)

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب

اللہ تعالیٰ کی عین ہے کہ اس کے لئے اس کا عذاب





”اور میری قمرانی میں پانچ سو سال عداوت ہو چکی ہے۔“

منصور نے اس بات سے سخت غصہ کیا۔

”الیس مسافروں کو ہم پر رحم سے عیسوفا و اہم یوقر

کینونا (قری)“

”میرا لی (۱۱۱) سے ایک سو سال کی عداوت ہو چکی ہے۔“

منصور نے اس سے سخت غصہ کیا۔

منصور کی (۱۱۱) کی عداوت نے اڑتالیس (۱۱۱) کی عداوت کا

نہ اسے خوب اعزاز دلانے لگا۔

قریبیہ کے ساتھ ساتھ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔

بعد ازاں (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت کی بات کی۔ (۱۱۱) کی عداوت

مذہب بھی گندہ۔ مومنین نے حضور ﷺ کی بے ادبی کی۔ آپ پاؤں اترام گایا۔  
 زبان درازی کی حضور ﷺ کی شان کے خلاف زبان پر غیر منہب نے اپنے تہ  
 اللہ تعالیٰ نے خود اس کا جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رسالت سے مسلمانوں کو یہ ہدایت ملتی  
 ہے کہ مذہب بھی کسی طرف سے شان رسول ﷺ کو گلے نہ دین کی بارگاہ میں بے  
 ادبی کا منہ نہ دے۔ مسلمانوں پر فحش سے کہ وہ اس کی مذمت کریں۔ حضور ﷺ کی  
 موت اور حضور ﷺ کے فعل و اثر کے گہرا واسطہ رکھنے والے وقت و مکان  
 میں شریعت میں۔

کہا کہ حضور ﷺ پر شاعرانہ بیان بھونانے کا گناہ کیا جاتا تھا۔  
 جواب دیا۔

(۵۵) ﴿مَا آتَتْ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ يَحْكُمُونَ﴾ (نجم ۲)

ترجمہ ہے کہ جس کے فیصلے میں تم ہیں۔

(۵۶) ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ تَنكِهًا﴾ (نجم ۲۵)

ترجمہ ہے کہ جس سے ہم نے نکاح کیا۔

(۵۷) ﴿مَا عَلَّمِدَ الشَّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ (نجم ۷)

ترجمہ ہے کہ شعر میں نہیں سکھایا اور نہ ان کی شان کے  
 لائق ہے۔

اس آیت کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور ﷺ کو شعر اور اس کے  
 قواعد و ضوابط کا علم نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ ہمارے آپ کو شعر کوئی حائلہ نہیں دیا  
 یہ نہ مولا شعر کا کام نہ مابعد حیوت خلاف مقصد امور پر مشتمل ہوتا ہے اور حضور ﷺ  
 کا ان قدر اس سے پاک ہے۔ حضور ﷺ کو قصور کا ثبات ملتا ہوئے ہیں۔ اس



فرمایا ﴿اَنَا اَعْطَيْتُكَ الْكَوْثَرَ﴾ ہم نے آپ پر بیشمار عطا کیا (خیر شریعہ)  
 عطا فرمائیں۔ بیشمار مسائل کے لئے کثرت کے لئے آپ پر افضل یہ کہ جس کی یہ عطا ہو  
 باطن میں حسبِ ہمتی اور بابتِ معرفت الہی اور کتاب (قرآن) اور یہ شفاعت و  
 حوزہ ہوش مشرق کہ وہ کثرت کے لئے اس کے لئے کثرت و کثرت پر عطا ہو  
 نصیحتیں بخشنے

عرش کی سے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

کھلی سے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

آپ: من ماری سے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے  
 آپ: عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے  
 عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

(62) ﴿اِنَّ مَلَائِكَتَهُ هِيَ الْاَلْوَحُ﴾

یہ کہ عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے  
 عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے  
 عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے  
 عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے عطا ہوئے

(63) ﴿وَوَلَّيْنَا الْعِزَّةَ وَلَوْ نَشَاءُ﴾ (عزیزین 8) عطا ہوئے عطا ہوئے



خدا اور رسول کے لیے ہے۔

فرش والے تیری شہادت کا سو گیا ہائیں

خسروہ عرش پہ اُترتا ہے چھپرا تیرا

ہار کا وہاں کی میرا خدا علیہ السلام کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ جب خدا

موجود نہیں ہے تو بھی خدا کے حق میں اُتتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے خدا کو

نہاں کیا ہے اور خدا نے مجھ کو ہار دیا ہے اور خدا نے مجھ کو ہار دیا ہے

اور خدا نے

﴿لَقَدْ عَلَّمَهُ الْاِلٰهَ لِيُخْبِرَنَّكَ الْاَلٰهِي يَقُولُوْنَ ۝﴾ (الم 32)

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

خدا نے اس کو سکھایا ہے کہ وہ بتا دے کہ خدا کی کیا بات ہے۔

﴿اِنَّ الْاٰلِهِيْنَ لَيَقُوْنُ اللّٰهُ وَرُسُوْلُهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝﴾ (الاحزاب 67)

خدا نے ان کو لعنت کیا ہے اور ان کے رسولوں کو بھی لعنت کیا ہے اور ان کے لیے عذاب

تیار کیا ہے۔

خدا نے ان کو لعنت کیا ہے اور ان کے رسولوں کو بھی لعنت کیا ہے اور ان کے لیے عذاب

تیار کیا ہے۔

ایذا پہنایا، حضور ﷺ کی شان میں گستاخی نہ کرنا، اور بذا یعنی بے دلی سے کسی کے لیے درناک مذاپ ہے۔

## گستاخ رسول ﷺ کے مذاپ کا سختی ہے:

اس کے بعد آئی کہ یہ کون کون سے گناہ ہیں جن سے سختی رسول ﷺ کی ہے۔  
 پہلے یہ فرمایا کہ جو شخص رسول ﷺ کو گستاخ کرے، اس کی گواہی دو گواہوں کی ہے جو اس کے گناہ کی گواہی دیں۔  
 اگر وہ گواہ نہ ہو تو اس کی گواہی نہیں دی جائے گی۔

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ﴾ (آیہ 55)

اور تمہیں یہ حق نہیں تھا کہ علی اللہ و علی رسولہ

کی گستاخی کرو۔ خدا کی قسم اگر تمہیں یہ حق تھا کہ تمہیں رسول ﷺ کی گستاخی کرنے کا حق تھا، تو تمہیں رسول ﷺ کی گستاخی کرنے کا حق تھا۔  
 لیکن رسول ﷺ کی گستاخی کرنے کا حق نہیں تھا۔  
 ﴿وَلَسَدَ كَذِبًا رَسُولُ اللَّهِ﴾ (آیہ 56)  
 کہ رسول ﷺ کی گستاخی کرنے کا حق نہیں تھا۔

اس کے بعد آئی کہ جو شخص رسول ﷺ کی گستاخی کرے، اس کی گواہی دو گواہوں کی ہے جو اس کے گناہ کی گواہی دیں۔  
 اگر وہ گواہ نہ ہو تو اس کی گواہی نہیں دی جائے گی۔

﴿فَلَمَّا عَلِمْتُ بَاخِعٌ مُنْفِلٌ عَلَى الْآرَامِ﴾ (آیہ 66)

یَوْمَنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ اسفًا﴾ (آیہ 6)

”اے ایمان والو! تم اپنی جانیں یہیں جاؤ کہ ان کے پیچھے رسول ﷺ کی بات پر ایمان نہ آئے۔“



یہ سب کچھ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بیت کہ رضا کے الٰہی استیصال  
 ہو جاتی ہے۔ لیکن رضا ہی الٰہی استیصال ہے۔ یہ تو جس رضا کے الٰہی کو پاؤں تباہ ہو رہا ہے  
 یہ بیت قرآن کے مستحق ہے۔

(69) ﴿وَرَعَوَاتٍ فِي السَّحَابِ كَبُرَ ذَالِكُ هُوَ الْغُورُ  
 الْعَظِيمُ﴾ (آیہ 72)

اس کا تعلق کہ غور سے یہ ہے کہ اس کے غور سے بیت قرآن میں پالنا  
 اس کا تعلق اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے

(70) ﴿إِذْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَوَضَعُوا عَنْهُمْ﴾ (آیہ 8)

اس کا تعلق اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے

(71) ﴿إِنَّ الدِّينَ يُبَاقِلُونَكَ إِثْمًا يُبَاقِلُونَكَ اللَّهُ يَدُ  
 اللَّهُ فَيُوقِ أَيْدِيَهُمْ﴾ (آیہ 10)

یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 یہ بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے

بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے  
 بیت قرآن کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے اس کے غور سے اس کے استیصال سے





مفسر: من اتباع اور تعظیم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا

از

یہ قول اس لئے کہ اس قدر محبوب ہیں کہ وہ شخص جس کو تمنا کی بات ہو  
 پہنچتا ہے۔ اس کے یہ ضروری ہے۔ وہ ستم کی اطلاع کرے۔ اسے  
 کہہ دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ پہنچے گا۔

(71) (قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ) (آل عمران: 31)

مجموعه فیه ۱۰ کتاب است که در ۱۰ جلد است  
در ۱۰ جلد است

تم ملے تے حق تعالیٰ مل گیا

۱۱۔ یہ تھوڑے سے ایسا ہی کہنا ہے کہ

فہمہ میں اربع کے ال کے لیے پڑھنا ہے۔ اس کے بعد پڑھنا ہے۔  
 کے ساتھ پڑھنا ہے۔ اور اس کے بعد پڑھنا ہے۔  
 کے ساتھ پڑھنا ہے۔ اور اس کے بعد پڑھنا ہے۔

(74) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْلُوبُوا فِي الْقُرْآنِ

... (faint text) ...







صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین کا ادب و احترام:

ایک اہل کمال کے بعد سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاطمہ فاروق اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے ادب و احترام کا ایک عجیب و غریب نمونہ پیش کیا۔  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لیے ایک کھانے کی کھال سے  
 قرآن مجید کی کھال بنائی اور اس پر قرآن مجید لکھا۔

(۱۷۸) ﴿إِنَّ الدِّينَ يُقْضَىٰ أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِمْ عِلْدٌ رَّسُولِ  
 إِلَهُ أَوَّلُكَ الدِّينِ أَحْسَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلْمُؤْمِنِينَ  
 فَكُلُّهُمْ رَجُلٌ عَظِيمٌ﴾ (۱۷۹)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دے جن کے دل اللہ کے رسول کے لیے  
 ان کے لیے سزا کا لائق تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے  
 ثواب ہے۔"

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دے جن کے دل اللہ کے رسول کے لیے

قرآن تو ایمان بتاتا ہے اُن

ایمان یہ کہ نبی محمد ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے ادب و احترام کا نمونہ

پیش کیا۔ ان کے لیے قرآن مجید کی کھال بنائی اور اس پر قرآن

مجید لکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لیے ایک کھانے کی

کھال سے قرآن مجید لکھا۔

ایمان

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دے جن کے دل اللہ کے رسول کے لیے

کے فوراثر یافتہ کے تصور پر حاصل کرنے کے لیے اسے پاتے ہیں۔ حضور ﷺ  
 بھی تمہارے ہیں تو صحابہ اس درجہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بدن پر  
 بات کے لیے ملتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اہل بیت کے ہاں اس پر نہیں کرنے  
 دیتے۔ حضور ﷺ کا ہاں نہ کہ صحابہ کی بات ہے۔ سب اہل بیت۔ جان مایا  
 کے ہاں اسے کہتے تھے۔ جب حضور ﷺ کا اہل بیت سے کوشش و ملاقات  
 کرتے تھے تو تمہارے کوئی شخص اس پر اس کا ہاں نہ دیتا۔

سہ ماہی کے علم کے لیے کی گئی تھی۔ "اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ" اہل بیت  
 کے ہاں اسے دیتے اور اسے اس کے ہاں دیتے۔ حضور ﷺ کے ہاں اسے دیتے اور اسے  
 دیتے۔ "اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ" اس کے ہاں اسے دیتے اور اسے دیتے۔  
 حضور ﷺ کے ہاں اسے دیتے اور اسے دیتے۔

اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ

اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 ہوئے اور عرض کی۔

اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ

یہ اس شان کے سبب اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ  
 اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ اللہ اولیٰ

مقام نیار رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یار رسول اللہ ﷺ  
 نہ ہونے سے نہ ہونا مانا میں آپ کو یار رسول اللہ ﷺ

تسور علیہ اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں :

سید عالم ﷺ ۱۲۰۰ دھنگا ہے۔

(70) ﴿وَاللَّهُ السَّمِيعُ الْغَنِيُّ﴾ ﴿۱۷۵﴾  
 وَاللَّهُ السَّمِيعُ الْغَنِيُّ ﴿۱۷۵﴾

اے اللہ! سب سے سنا کر رکھتا ہے اور اس کی طرف سے اس کی ضرورت  
 تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

اور آیت میں اور ہے کہ ان کے لئے سب سے سنا کر رکھتا ہے اور اس کی طرف  
 نور اتارا ہے۔ سنا کر رکھتا ہے اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔

اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔

(80) ﴿وَاللَّهُ الْغَنِيُّ﴾ ﴿۱۷۶﴾

اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔

اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔  
 اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔ اور اس کی طرف نور اتارا ہے۔

ہمارے مقدس راعل محمد کی شان زری ہے۔

راہِ مسخفی ہے وہ آئینہ جہاں میں ہمارا آئینہ

نہ ہوئی نام نیاں میں نہ امان آئینہ ناز میں

سند مقدس کے اہل اہل قدس نے حضور کو سب سے پہلی حق و انصاف

کے لیے جو عہد بنایا وہی ہے جو ان کے لیے ہے کہ آپ کا جواب دیا کہ

آپ کی امر و نہی میں ہے شریعت۔

(۵۱) ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخُذُوا حِذْرًا فَهُوَ مِمَّنْ أَرْسَلْنَا بِالْبَاقِي﴾

(الحج ۶۶) ﴿فَإِذَا جَاءَ فَخُذُوا حِذْرًا فَهُوَ مِمَّنْ أَرْسَلْنَا بِالْبَاقِي﴾

اگر تم جانتے ہو کہ آپ کے جواب دہ ہیں تو

اس سے بھاگنا نہ چاہیے کہ تم اس کا جواب دے سکتے ہو

اور اس کی روٹی نہ کھاؤ کہ تم اس کا جواب دے سکتے ہو

اور اس کے

﴿وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرًا فَهُوَ مِمَّنْ أَرْسَلْنَا بِالْبَاقِي﴾

اگر تم جانتے ہو کہ آپ کے جواب دہ ہیں تو

اس سے بھاگنا نہ چاہیے کہ تم اس کا جواب دے سکتے ہو

اور اس کی روٹی نہ کھاؤ کہ تم اس کا جواب دے سکتے ہو

اور اس کے

﴿كَأَنَّمَا أَنَا أَنْظَرُ إِلَى كَفَى هَدَى﴾

اے ایسا کیونکہ میں نے اپنی قیادت

میں ہدایت کی ہے کہ تم اس کا جواب دے سکتے ہو



ہاں۔۔۔ موت پہلے ہی ہوا تو نہ کیا کر۔۔۔ کیونکہ میں

وَفَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَآئِي كَمَا أَنْظُرُ إِلَى مَا

بَيْنَ يَدَيَّ (نور اللغات 1 ص 61)

”پس مجھے سارے آیتوں میں جیسے آپ آئے۔“

اگر کوئی شخص ہے جسے حق تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی حائل ہو تو یہ اس کی چشمات کی  
جس سے اس کا دیکھنا ہے۔ ہرگز حائل نہیں ہے۔ جس سے اس کا دیکھنا ہے  
مجھ کی بنا اس سے فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔ الا میں فلاں کے عین میں ہوں۔  
سب پر اور اس طرح۔ یہ تو موت کے بعد ہے۔ جس میں کوئی حائل  
ہو۔ یا یہ ہے۔ اس میں حائل ہے۔ اور اس میں کوئی حائل ہے۔

(82) اَلْأَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَآئِي (نور اللغات 1 ص 61)

”جس سے اس کا دیکھنا ہے۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔“

اس آیت میں کوئی حائل ہے۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔  
جس سے اس کا دیکھنا ہے۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔  
اگر میں فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔  
جس سے اس کا دیکھنا ہے۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔  
جس سے اس کا دیکھنا ہے۔ فلاں کی اور فلاں کے وقت میں۔

(83) اَلْأَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَآئِي (نور اللغات 1 ص 61)

(نور اللغات 1 ص 61)

”تو کہ ہم اپنے بندوں میں سے انہیں نکالیں۔“ (نور اللغات 1 ص 61)

”دیکھتے ہیں۔“

جس نے انہی کی سمیہ کا مربع شمار بھیجے کی ذات پر ریاست باب  
 مطلب آیت یہ کہ انہی کا یہ اسم کو اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا ہے کہ انہی کے اسماء  
 میں سے ہیں انہی کے شمار بھیجے کو بھیج دیا (روح الامین ہمارے انوار)  
 یہ انہی کے یہ ہے اللہ تعالیٰ نے تو اپنے مقدر اور عیب سے رسول اللہ  
 اپنی ذات کے ۱۳ کے مشابہت سے بھی انہی کے

تجلی کا اور بھی انہی کے لئے ہے حضرت شریعت کی ہر ایک نعمت میں انہی کے  
 ہر امر کی ہر ایک سے انہی کے لئے ہے کہ ہر امر اور ہر امر کی ہر ایک سے

﴿وَدُخَانُ الْعَذْرَاءِ رَبِّ الْعَزَّةِ قَتَلِي حَتَّى كَانَتْ مَلَا  
 فَاتٌ فَوَيْسَى أَوْ أَدْنَى﴾ (ہر ایک سے انہی کے لئے ہے)  
 انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے

خالق نے رتبہ آپ کے لئے ہے  
 حتیٰ کہ اپنی ذات سے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے  
 انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے

یہ ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے  
 انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے  
 ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے  
 ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے ہر ایک سے انہی کے لئے ہے

ہو تو پند لیں ہو جائے (ابن ابی اسلمہ رضی اللہ عنہ)

تیری مٹھن ہوا کیا مٹھن چرائے کہ قدم  
تیری آگئی آگئی مٹھن ہوا کیا مٹھن چرائے

قرآن مجید میں فرمایا:

(۱۱۱) اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالْمُتَّقُونَ (الزمر: ۱۱)

”وقت آگیا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔“

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اس کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو

بجائے مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
جاری ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو  
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہر ایک مسلمان کو

یہی رسم محبوبی کہی ہے

مبارک مہمان قہر گزشتہ

مستور ہونے کے بعد مبارک کو صبح کو صومعہ میں رکھتے تھے تاکہ صومعہ میں

خوشبودار ہو جائے۔

راحت دہانی کے بعد صبح کی دعا پڑھتے

اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

اسلام آباد کے لوگوں کے پاس اس رسم کی خبر نہ تھی۔ پھر ان کے

پالہ والوں نے ان کو بتایا کہ جب گشتہ کے بعد صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے اور پھر صبح کی دعا پڑھتے

اُونچے دکھائی دیتے۔

تراقد قوت دہر ہے کوئی مثل نہ تو مثل دے

تھیں گل کے پھول میں اُلیوں کے تھیں۔ یہ پندار نہیں

عجب مبارک۔ یہ رسم کی وراثت دہر ہے کوئی مثل نہ تو مثل دے

سید الشہداء علیؑ

میں نے ان حضرات کے ساتھ مل کر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "پاکستان کی تعلیم اور ترقی"۔

اللہ کی طرف سے جو عظیم نعمتیں اور احسانیں آتی ہیں، ان سے ان کی اہمیت کو جاننے کے لیے ان کو پہچاننا ضروری ہے۔

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ کبھی ہوا

قرآن بھی منسوب کا مجموعہ ہے۔

آیت (۱) اور (۲) سے ظاہر ہے کہ اگرچہ یہ دو سورتیں ایک ہی جگہ پر آتی ہیں مگر ہر ایک کی اپنی ہی جگہ ہے۔ اور ان کی جگہوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور ان کی جگہوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible]

— 100 —



ترہ منہ نہ ہے مثل بریں تو انحرار سے منہ میں  
تو حق راہ میں وہ پہاڑ ہے نہ آتش نہیں سے خدا کی قسم

منہ نہ ہے منہ کی ذات کے متعلق مایا

﴿اَلَيْكُم مَّقَلِّي لَسْتُ كَاخِيَدِ فَتَكُونُ﴾ (الحادی)

میں سے تم کو میری مثال ہے میں تم سے لایا اللہ

سے تم کو میری مثال ہے میں تم سے لایا اللہ

نہیں لایا اللہ سے تم کو میری مثال ہے میں

قرآن اللہ تعالیٰ کا اپنے مقصد کے رسول ﷺ سے تم کو لایا

میں سے تم کو میری مثال ہے میں تم سے لایا اللہ

میں سے تم کو میری مثال ہے میں تم سے لایا اللہ

میں سے تم کو میری مثال ہے میں تم سے لایا اللہ

﴿اَلَيْكُم مَّقَلِّي لَسْتُ كَاخِيَدِ فَتَكُونُ﴾ (الحادی)

شاعر (الحادی 40-41)

"بے شک یہ ان میں سے رسول کے ہاتھ میں ہے۔" کوئی دوسری

بات نہیں۔

اس آیت میں اس کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اس کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حق تعالیٰ میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

وہ بریں میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب رسول ﷺ کی جستجو اتنی پسند ہے کہ اپنی قوم پر اللہ







سودھ گئے مگر ان کے ہم دروہ تھے وہی تھے۔ بنابِ تعدید اس کی بھی حد  
 قال صفا سے فرمایا مجھے پادشاہ اور حاکم۔ انہوں نے اور اعلا پر حضور ﷺ پر  
 پڑا۔ حدیث قرآن میں آئی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾  
 (91) ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ ﴿فِيمَا بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ (الرحمن 1+2)  
 اس کے معنی ہیں کہ اس کے آگے اور پیچھے۔

خبردار! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اپنا پیغام پہنچا دیا اور  
 ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ اس کے معنی ہیں کہ اس کے آگے اور پیچھے۔  
 اسے حسبِ حال اللہ کی طرف سے پہنچا دیا ہے۔

اسے حق و سچ سے ہم کلام کی ضرورت تھی اس سے کہیں کہی  
 اول لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو پہنچا دیا اور  
 اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی جان کی قسم یاد فرمائی:

(55) ﴿لَا أُخْسِمُ بِهَذَا الْكُفْرِ وَالَّذِي يَحْلِلُ الْيَمِينَ﴾  
 (الکہف 55)

مجھے اس کفر کی قسم نہیں ہے۔  
 یہ قسم الہی میں نہیں آتی تھی۔ یہ وہ لفظ اللہ کی قسم  
 قسم تبار میں آتا ہے کہ جس پر یہ قسم آتی ہے اور اس کی قسم  
 خود سے مبرا نہ رہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی قسم یاد فرمائی۔ مگر اس کی وجہ بھی  
 یہ کہ وہاں کے مکہ کی قسم یاد فرمائی تھی۔ یہ کہ اس کے معنی ہیں کہ اس کی قسم  
 یاد فرمائی تھی۔ یہ کہ اس کے معنی ہیں کہ اس کی قسم یاد فرمائی تھی۔  
 کہ قول کی بھی قسم یاد فرمائی ہے۔



(93) ﴿وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ﴾ (نور 12+1)

عصر کا نام ہے کہ تم بے شک اسی نے انسان میں بنایا۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

(94) ﴿وَلَقَدْ جَاءَ بِنِوَاذٍ أَنْ هُوَ لَا يُلِيمُ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (نور 12)

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

(95) ﴿لَقَدْ جَاءَكَ الْإِيمَانُ لَقَدْ جَاءَكَ الْإِيمَانُ لَقَدْ جَاءَكَ الْإِيمَانُ﴾ (نور 12)

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔

اسی نے جس نے انسان کو بنایا ہے، بعد ازاں میں کہ اس نے اسے بنایا ہے۔





پس از آنکه از این چند نفر پوچیده و در میان ایشان

مجلس الشورى

(101) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ (آل عمران: 103)

الماء واليابس

کیا اس کا جواب ہے؟

[illegible]

(102) من أجل ذلك، فإنَّ «وَجْهَ كَلِمَةٍ» وليعظم الكتاب

المجلة

(ب) اگر  $f(x)$  و  $g(x)$  دو تابع باشند، تو

وہاں پہلے سے کھڑے ہیں اور ان کے پاس ان کے ہتھیار ہیں۔

[illegible][illegible]

UNIVERSITY OF CALIFORNIA

... ..

(103) ويخرجهم من الظلمات الى

و يهديهم الى صراط مستقيم (١٦٠)

اور ایسے اندیشوں سے ران میں نہ رہے۔ بات یہ ہے کہ جس نے اسے اپنا

— 250 —





(1) یہ پاک، مطہر، حبیب، صاحبِ حکمت، صاحبِ ہدایت مقدس رسول کے لیے عقل ایک لمحہ کے لیے بھی یہ گوارا کیسے ہوتا ہے کہ زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی اس ہستی مقدس سے اللہ تعالیٰ کی مرضی و حکم کے خلاف کوئی فعل منہور میں آیا ہو؟

(2) اسی لیے امام سبکی اور شیخ عبد الحق دہلوی علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت باری تعالیٰ کے سی غرض یا تاویل کے وقوع کی اطلاع خدائے تعالیٰ کے بعد صاحبِ آیت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعلیم و توفیق کے لیے یہ فرمایا گیا کہ حضور ﷺ سے کسی غرض کا کہیں قصور بھی نہ ہو پھر یہ تو ہمیں عقل کی آفتاب آیت میں صحت حضور ﷺ سے غرض کی گئی کی ہے۔

(3) مگر بعض یہ غرض اصرار فرمایا کہ صاحبِ آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حبیبِ اقدس سے حضور ﷺ سے کہ (اللعنہ علیہم) آپ ﷺ کی یہ فرمایا ہے۔

(4) تنبیہ خدایان میں حضرت علیؓ فرمائی ہے (اللہ کا قول اقرار کیا ہے کہ آیت میں اللہ یا اللہ سے حضرت علیؓ علیہ السلام کا (اللہ اللہ اللہ) جہل سے امت کا ذنب مراد ہے۔

(5) حضرت امام شافعی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صاحبِ آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو اللہ کی شفاعت سے امت کے گناہ معاف فرما دے گا۔

مَا تَأْخِرُ أَيُّ مَن ذُنُوبِ امْتَنَ  
ادْخُلْهُمْ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِكَ

(الحکام القرآن، امام شافعی ج 1 ص 38)

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا  
اس جہنم سعادت پہ لاکھوں سلام





انتہی و عظمت شان کا انہی ہوتا ہے۔ مطب آیت یہ ہے۔

اے محبوبِ مہرِ ہم نے نسخِ حدیبیہ کے ذریعہ آپ کو فتحِ روشن عطا فرمائی اور قبل ہجرت اور بعد ہجرت خدا آپ پر جو انعام لکاتے تھے ہم نے انہیں منادیا۔

[illegible]

ان آیت میں سوائے حقیقہ کے صرف ہدایت یافتہ رستوں کو اس شہر ہدایت پر مشورہ ہے۔ مالکان و مروجین اپنے اپنے خاص اور عام فرائض کو سمجھ کر  
تعمیل و تدبیر سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب و عفو و مغفرت  
کا مستحق بن جائیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے احسان و کرم کی بات ہے۔

(107) ﴿يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَيُّهَا﴾ (الم 2)

تمت بحمد الله تعالى

ہاں یہ وہ پانچ سو سال ہیں جو کہ بھی انصاف کی ۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ساتھ یہ پانچ سو سال ،  
نصرت کا ذکر قرآن نے یوں فرمایا ۔

(108) ﴿الْأَنْتَصِرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا أَخْرَجَهُ

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (٤٠)

”اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا پڑا تو وہ فوج و جان سے جب وودوؤں غار

میں تھے۔

حضرت نبی کریم ﷺ اور جناب امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے اندر تیں۔ غار  
غار کے استے قریب آئے ہیں کہ اگر درجہ تک گردی میں تو غار کی اندرونی حالت دیکھ سکیں  
مگر حضرت ربانی و تائید ایزدی ہمارے ہاں ہے۔ غار ہمیں رکھتے ہوئے اندھے ہو گئے  
ہیں۔ اسی غارت پر لیل کی حلیہ لہنے کے اس موقع پر ایک ایسا غارت کھلیا گیا  
فرماتے ہیں کہ غار پر غار کی گڑھی سمندر ہے۔ گڑھی پر تکیوں میں ہے۔

جان جان ہیں جان کیا نظر آئے

کیوں غدو گردو غار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے ان اے اہل پھرتے ہیں

رفیق قہر و شہادت امام اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے ہاں ہے۔

غیر غار کے قریب آئے۔

(139) اِذَا دُفِعَ لِمَا حَسِبَ لَا تَحْزُنُ اَنْ اَللّٰهُ

معنا: (آیت 40) (انعام) اپنے یا غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے ہاں ہے۔

ہمیشہ ساتھ رہے۔

اعراض آیت با حضور الرحمن ﷺ شان رفیع کی آئینہ دار ہے۔

کیا میرا علم، عقل صفت آپ کی کروں

تم سب پر جو درود میں ذکر نبی کریم ﷺ کروں

معراج... عبدہ و رسولہ کے مرتبہ و مقام کا روح پرور منظر:

طور اور معراج کے قصہ سے ہوتا ہے عیاں

اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے



(110) **سُدْحَى الدَى اسْرِى بَعْدَهُ** (ابن عباس 1)

"پالنے والے اسے اپنے گھسے کے کیا۔"

کے پاس سے اسے چھو گئے، لے جائے گئے، اسے روکے ہوئے لیکن

نہیں چھو سکا، اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

عبد دیگر عبدہ چیزے

اس سراپا انتظار را و منتظر

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

(111) **وَالْحَجِيمُ إِذَا هَوِيَ** (ابن عباس 1)

"اس نے اسے ہار دیا۔"

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔

اس نے اس کی جگہ سے اسے روکنا اسے ہار گیا۔



عالمہ اقبال کہتے ہیں:

کس زمرِ عبودہ آگاہ نیست

مہدیؑ جز سرِ سرِ خدا نیست

حضورِ عظیم کا اطلاق (بولن) وحی الہی ہے:

”بِسْمِ اللَّهِ (ان ہو الا وحی یوحی) میں ہوا کہ تمہیں حق  
رمال کی طرف متوجہ ہو۔ ”وَمَا يَتَّبَعُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات  
میں الی ائمہ) میں جو لوگ ہے کہ حق، وہ جو کہ صرف قرآن کے ساتھ اس  
دعا ہے۔ ”وَمَا يَشَاءُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات) میں جو کہ حق، وہ جو کہ  
ایا یا کرتا ہے۔ ”وَمَا يَشَاءُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات) میں جو کہ حق، وہ جو کہ  
ایا ہے وہاں میں حضورؐ کی تمام مخلوق میں نہیں رہتا۔

قرآن نے یہ واضح کر دیا ہے کہ جو لوگ اس کو نہیں سمجھتے۔ وہ لوگ  
بات الہی سے کھینچ کر کیا کہتے ہیں ان کی بات یہ ہے کہ میں تمہارا  
پوتا ہے اور اس کا حق ہے کہ اس کے لئے وہ تمام بات چاہتا ہے جو  
اس کے لئے قرآن نے واضح کر دی ہیں۔ ”وَمَا يَشَاءُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات) میں جو کہ حق، وہ جو کہ

قرآن نے حضورؐ پر کیا ہے۔ ”وَمَا يَشَاءُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات) میں جو کہ حق، وہ جو کہ  
وہ بشر جس پر اللہ کی مقرر کی ہے۔ ”وَمَا يَشَاءُ إِلَّا مَا يَشَاءُ“ (ان کی بات) میں جو کہ حق، وہ جو کہ  
اس شرف سے محروم ہے وہاں سے براہ راست ہیں۔

بشرِ محمدؐ ہیں یہ دانش انہیں نہیں

شمارِ دانہ تسبیح میں امام نہیں

(114) ﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾ (نجم 5)

”نختِ قوتوں والے طاقتور نے (حضورؐ) کو سکھایا۔“

حضرت حسن بصری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ شہید القوی سے اللہ تعالیٰ کی ذات قدس مراد ہے۔ معنی آیت یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رب و اسطہ قیومی۔ اب ہے رب العالمین جو کہ عالم غیب و الشہادۃ ہے۔ قیوم کے اس کے علم و فضل کا ہونہ اندازہ کر سکتا ہے۔

یہاں اسی کی لیے مت ش استاء  
کیا کھات ان کو قہ ربہم نہیں

چہ نکل میں علیہ السلام سدہ یہی رہ گئے:

(115) ﴿فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ﴾ (نہم 7)

”پھر اللہ نے تسد فرمایا وہ آسمان پر ہیں کے بندہ کا چہ نکل۔“

نفس شیعہ اس آئی میں جس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ عالم غیب و الشہادۃ میں آسمان پر ہیں کے بندہ کا چہ نکل کی اس تمہید پر مبنی ہے۔

یہاں جب کے جس کے وہ اپنے تھی کے

نہایت اس باب میں جس کے اس کے

سبب تفسیر و تفسیر میں لے فرمایا۔ فاستوی کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ عالم غیب و الشہادۃ میں آسمان پر چھوڑ دیا۔ حضرت جبریل میں علیہ السلام سدہ منتہی پر آگے۔ آگے نہ بڑھتے۔ بارگاہ نبوت میں عرض کی۔ اگر میں راہی آگے بڑھوں تو جلال الہی و تقدیر ربانی مجھے جہاں میں۔ پھر حضور ﷺ آگے بڑھتے حتی کہ عرض سے بھی بڑھ گئے۔

تھکے تھے راجہ میں کے بازو چھتا وہ دامن کہاں وہ پہلو  
رکاب پہوٹی مہر نوئی نکلا دست کے دوسے تھے







حق یہ ہے کہ ذات الہی کے مشاہد و حقیقی کے بعد نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہی۔

اور کوئی غیب بھلا کیا ہو تم سے نہیں  
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں دریا  
(119) ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى﴾ (الم 17)  
”تمہاری نگاہیں نہ گم ہوئیں نہ اڑیں۔“

اس آیت میں بصورتِ انسانی کے انھوں کی بصورت کا بیان ہے کہ شبِ معراج  
میں یہ تمام کائنات ان کے سامنے کھلی ہوئی تھی۔ انھوں نے اس کو دیکھا اور اس کا  
تصور نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے دماغ کی قوتِ تدبیر کے یہ تصور چلنا  
ایسے کے لیے ناممکن تھے جو اس وقت تک اس دنیا میں پیدا ہوئے۔

یہ وہی اوتار ہے جسے ہم نے ان صفات  
کا بیان کیا ہے۔ اس کی طرف سے  
(120) ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ الْكَوْنِ﴾ (الم 18)  
”بیشک آپ نے اپنے رب کی آیتوں کی طرف سے“

اس آیت میں حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں کے مرتبہ و مقام کی کیفیت یہ بتائی  
گئی ہے کہ شبِ معراج آپ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں، ملک و ملکوت کے عجائب  
کو ملاحظہ فرمایا اور تمام معلوماتِ غیبیہ ملکوتیہ کا آپ کو علم حاصل ہو گیا (تفسیر روح  
البیان) علامہ اقبال کہتے ہیں۔

اے فروغِ صبحِ اعصار و دہور  
چشم تو بیند، ما فی الصدور



اب آیت کے معنی یہ ہو گئے کہ اگر کیا ہر کے تحت تو اس لغت کو مؤلفین نے  
 انشاء الخطیب، منظرین، دانشور اور کاتب، حضرات مندروں کے پانی کی روشنائی،  
 انصاف قدس کے صفات و کمالات لکھنا چاہیں تو یہ روشنی حقیر و بے قیامت  
 جانیں اور ان سے جو کچھ لکھا جائے گا وہ پانی سے لکھنا ہوگا۔

پس کی حد سے جاننا کہ کیا ہوا

نہ ملے جس لکھنا سے جو ہوا

کہ کمال احمد، رحمان علی نے جو کچھ لکھا ہے وہ بے قیامت ہے۔ یہ  
 کہ ان کی بات ہے جو کچھ لکھا ہے وہ بے قیامت ہے۔ یہ کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے علیٰ ہذا اور ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے

کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے  
 کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے کہ ان کی بات ہے

غائب شمسِ فلول بہ یزداں گداشتہ

فلا ذات پاک مرتبہ ان مہرِ حق





(123) ﴿وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ﴾ (قمر 27) "اور اگر زمین

میں جس قدر

اللہ اکبر کائنات مندروں کی روشنائی بنالی جائے۔ پھر ایسے ہی اور سات مندر  
ہوں جن سے بھی روشنائی کا کام لیا جائے۔ دنیا بھر کے درختوں کی تنیں بنالی جائیں  
اور کائنات اللہ سے کسی شکل کی جائے تو سات مندرات مندروں کا پانی اور  
برساتوں کی بھی نعمت سمیٹ کر کائنات اللہ قمر بنیں۔ جہاں یہ حضور  
مجسم ہوئے اعدیٰ حساسات امیر المؤمنین حضرت ابوہریرہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنه وسلم کے ہاتھ سے لکھی گئی۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ﴾

اے ایمان والو! اپنے آپ کو گت کر لو۔

تیرے تو وصف عیب تنہا سے ہیں بری

یہی صوبہ عدا عدا کیا کس نے

حضور ﷺ جامع الصفات ہیں آپ کے کمالات کی

کوئی حد نہیں۔

سورہ النور میں اللہ تعالیٰ نے سولہ انبیاء کرامؑ کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ حضرات ہیں  
جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ یہ انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے ہدایت پائے ہوئے اور اللہ کے ہدایت یافتہ ہیں اور ان کا معلم اور استاد اور  
ہدایت کنندہ اللہ رب العزت جل مجدہ ہے۔ اس کے بعد حضور سرور عالم ﷺ  
کو مخاطب کر کے فرمایا:

(124) ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبُهِدَاهُمْ أَقْتَدَهُ﴾





مخلوقات الہی میں حضور ﷺ کی نظیر محال ہے:

(126) (بوجودك ضالاً فہدی) (الضحیٰ 7)

تجلیات و مکتوبات: فی ۱۳۱۲

مذہب و ملت کے مسائل سے متعلق کہیں کہیں اراک و جمہور کو لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط فہمی ہے۔ مذہب و ملت کے مسائل سے متعلق کہیں کہیں اراک و جمہور کو لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط فہمی ہے۔ مذہب و ملت کے مسائل سے متعلق کہیں کہیں اراک و جمہور کو لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط فہمی ہے۔

(127) (إِذَا نزلَ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ) (الم 2)

[illegible]













قرآن کے تعارف سے بھی پہلے حضور ﷺ کا تعارف کر رہا ہے۔ یعنی حضور ﷺ ہی وہ ہیں جو اسمِ ابراہی کے واقف اور رازِ خداوندی کے عالم ہیں۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔ سورتوں کی ابتدا میں جو تعارف آئے ہیں جیسے الم، حم، کہ بعض قویہ راز ہیں جو صدیق و مرید کے محبوب ﷺ کے درمیان ہیں۔

﴿سُرُّ بَيْنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (سورۃ طہ)

”یہ راز ان باتیں اللہ والوں کے رسول ﷺ کے درمیان ہیں۔“

یہ تمام محبوب ﷺ کے درمیان، راز کی باتیں ہیں، وہی جلیں راز سے پردہ لیں اللہ تعالیٰ ان امورِ خبیثہ کی یاد دلا رہا ہے کہ صرف محبوب ﷺ کا سینہ اس سے بے غش و عیب ہے۔ اس کے سچے پیروں کے لئے، واقف ہیں اور اہل نفس۔

حضور ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق ہیں۔

(133) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی

الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾ (سورۃ ۱۳۰)

”اور جب کہ تیرے محبوب ﷺ نے اپنے رب سے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“

ان آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کو منصبِ خلافت عطا کئے جانے کا ذکر ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو بزرگِ ملک میں ربِّ مضاف ہے لہٰذا خلیفہ کی طرف اس کا مرجع ذات ہے اور انبیاء و مرسلین بھی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کی نسبت حضور ﷺ کی ذات کی طرف فرمائی ہے۔ یہ وہی وہ محبوب و آلِ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اس صفت میں اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کا وارث اس نسبت و عرفان میں ہے۔ جس سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ حضور علیہ السلام





کی امت میں سے تھی۔

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

جو شخص نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ایمان ہے قال مصطفائی

قرآن ہے ہمارا سہارا

حضرت آدم علیہ السلام کی آپ حضرت ﷺ کے وسیلہ سے قبولِ اولیٰ

﴿قُلْتُ لَقَدْ خَلَقْتَنِي فَتَابْ عَلَيَّ﴾

(37: 2) الخرجتے آسمان سے ہے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے دل سے

اپنے عرش سے اس کے لیے عالم کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

کھدائی کی اور اس کے لیے عالم کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

اور اس کے لیے زمین کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

میں اس کے لیے زمین کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

پس اس کے لیے زمین کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

سفر اور عالم کی زمین پر اپنے لیے زمین پر

کہ انہیں یاد آیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیے تھے

اس وقت انہوں نے کہا ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾

اللہ ہی ہے۔ حضرت آدم نے یہ سمجھا کہ ہمارا گم ہونے کی میں جہنم و منزلت و عزت

حضرت ﷺ کی تہ و جس اور کو اس میں ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نام اپنے

نام سے یہ کہنا ہے۔ جس حضرت آدم کا یہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی۔

﴿اسْتَثْلِكْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَنْ تُعْزِلَنِي﴾ ان میں سے تھیں



میں یہ اس انداز سے ضمیر کے متعلق فرمایا کہ ہم نے باوجود  
 یہ کہ ہم نے تمام نعمتوں سے افضل و مکمل اور اس نعمت کے  
 کی ذات اقدس ہی ہے۔

میں کیا بھلا ثنائے شہ ہاشمی کروں

میں یہ کہ ہم نے ہر نعمت کو

ضمیر کے ساتھ ہی

(137) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَطْلُوعُوا شَيْئًا

اِنَّ سَعَادَتَكُمْ فِىْ سَبِيْهِ كَمِىْ ۝ (138)

اِنَّ سَعَادَتَكُمْ فِىْ سَبِيْهِ كَمِىْ ۝ (138)

اِنَّ سَعَادَتَكُمْ فِىْ سَبِيْهِ كَمِىْ ۝ (138)





اس لیے مبعوث فرمائیے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔

(139) ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ

اللَّهِ﴾ (سورہ 64)

مگر ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ لیے بھیجے کہ ان کی اطاعت کی جائے اللہ کے  
تعم سے۔

اللہ کی اطاعت کی جائے۔ رسول کی اطاعت کی جائے۔ یہی ہے جو  
ہم نے رسول بھیجا ہے۔

(140) ﴿الْعِثَّ اللَّهُ بِشِرَارِ رُسُلِهِ﴾ (سورہ 64)

"یہ رسولوں کے شر سے لے لیا ہے۔"

(141) ﴿إِنِّي أَخْلُقُ مَا يَشَاءُ﴾ (سورہ 36)

"کہاں سے کہوں، میں جو چاہوں کرتا ہوں۔"

(142) ﴿وَمَا ظَنُّوا إِلَّا بُشْرًا مُبْتَلًى﴾ (سورہ 24)

ان کے خیال میں یہ تو ایک آزمائش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ بات سنی کہ وہ حضور پر ایمان لائے اور ان کے پیرو  
میں سے آپ کے پیروں میں سے کسی کو بھی نہیں لیا۔ ان کے پیروں میں سے کسی کو  
نہیں لیا۔ آپ نے ان کی ہر بات پر اپنی طرف سے جواب دیا کہ آپ کو ان کی باتوں کی  
عامی پرے آئے تھے۔ ان کی عقل یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ حضور ﷺ جو اللہ کے  
رسل اور انسان ہیں وہ اخلاقی اور دینی تقویٰ اور عملی حیثیت سے مہمانوں سے  
کیونکر برتر ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں مختلف انداز سے کفار کے اس خیال کی تردید کی  
گئی ہے۔ سورہ ابراہیم میں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے کفار کو جواب دیا۔







(147) **قُلْ فَاتُوا بَكْتَبٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَى**

منہما (تفسیر 49)

”قرآن، قرآن کے پاس سے ملے کتاب کے آداب و اصول ہیں۔“  
 (تقریرات) علامہ محمد امجد علی دہلوی

تاکر بیکر کھانے کے لئے، انھیں لایا اور وہ کھانے کے لئے بیکر کے پاس پہنچے۔  
تاکر بیکر نے انھیں کھانے کے لئے لایا اور وہ کھانے کے لئے بیکر کے پاس پہنچے۔  
تاکر بیکر نے انھیں کھانے کے لئے لایا اور وہ کھانے کے لئے بیکر کے پاس پہنچے۔  
تاکر بیکر نے انھیں کھانے کے لئے لایا اور وہ کھانے کے لئے بیکر کے پاس پہنچے۔

(148) **وَأَمَّا بَرْنُولِدُ بْنُ تَكْمٍ** كَتَبَ إِلَى

(continued)

”میں نے اس کے بارے میں سوچا تھا کہ اس کا نام کیا ہو گا۔“

[illegible]

(149) (هو الذي ينزل على عباده البت يمين

لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (٩)

”یہی ہے کہ اپنے بندے پر روشن باقیات چاروا ہے تاکہ انہیں تدبیروں سے  
جان بچا کر رکھ سکے۔“

نہجیوں سے چاروں طرف حاصل کے حق میں طرف نسبت کے میں طرف





نہا اصرار میں فرماتے ہیں کہ شاہد و شہید کے معنی یہ ہیں کہ حضور و مرسل  
کی موت کی شان نزول ہے کہ جب روز قیامت انبیاء علیہم السلام سے ملکر دعا کر کے  
کے احکام پہنچا دیے تو کافران کی تبلیغ کے احکام کریں گے تو انبیاء علیہم السلام موت  
میں غلطی کو فرمایا میں نے موت کو ان کے ہاتھ ہاتھوں کے ان لوگوں سے جو  
ان کے ہاتھ سے قیامت پائی گئی ان کے ہاتھوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے  
ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے  
ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے ان لوگوں سے



بَلَّغَ الْعِلْمَ بِجَمَالِهِ  
كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

حَسَنَتْ جَمِيعُ نَحْوَالِهِ  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



یہ تو اس کا حق ہے کہ اسے اس کی جگہ پر لے جائے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پاس لے جائے۔  
 اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟  
 اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

(152) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى  
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا  
 وَأَطَعْنَا (151)

"اور جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کے لئے کہا جائے کہ  
 ان کے درمیان فیصلہ کریں تو کہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔"

اس کے بعد اس نے کہا: اے اللہ! اس کے لئے کیا حکمت ہے؟

(153) مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا  
 عَظِيمًا (152)





(155) ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَبْدُلُونَ بِلَادَنَا﴾ (آیت 24)

(156) ﴿اسْمِعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى

الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (50: 42)

﴿فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (آیت 42)

ہر ابتداء کے لیے ہر انتہا کے لیے

حضور ﷺ کی حاکمیت کے منکر مومن نہیں:

قرآن نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ رسول پر یہ بھی ہے کہ فیصلہ دے جانے والا

وہ بے ایمان ہے۔

157 ﴿وَلَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُخْرُجُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُخْرِجُوهُمْ لِقَاءِ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ﴾ (نساء: 157)

وہ ایمان نہیں لائے گا جب تک کہ وہ نہ نکلتے ہوں اللہ کی راہ میں تاکہ وہ عذاب الیم سے نہ لڑے۔

158 ﴿وَمَا كَانَ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينًا غَيْرَ اللَّهِ

أَنْ يُدْعُوا لِلْهِدْيَةِ الْبَارِئَةِ أَنْ يَكُونُوا لِلْمُشْرِكِينَ أَمْوَاجًا مِّنْ دُونِ

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينًا لِلَّهِ إِنَّهُمْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ أُولَٰئِكَ يَخْرُجُونَ

لِللَّهِ لِقَاءِ عَذَابِهِ الْأَلِيمِ﴾ (آل عمران: 158)

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

وہ اللہ کے دین کے لیے نہیں تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو بلکہ وہ اللہ کے دین کے لیے تھے کہ وہ ہدایت کے لیے نہ ہو۔

تیس زیادہ سن یا جان پر نہیں لکھیں۔ حقیق ہے کہ اللہ کے ساتھ نبی ﷺ اور اس کی  
ساتھ نبی شریعت ہے ہدایت الیہاں ہے۔

(159) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا  
تَنَاجُوا بِالْأَلْثَمِ وَالْغَدْوَانِ وَمَغْصِيَتِ  
الرُّسُولِ (البقرہ ۱۵۹) اے ایمان والو! جب تم اپنے آپ کے ساتھ بات  
کرتے ہو تو اَلْثَمِ وَالْغَدْوَانِ اور رُسول کے غصے سے بچو۔

(160) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ  
اَتَدَّاهُ رَسُوْلُکَ وَرَسُوْلُکَ یُحْمِلُ خَطِیْئَتِیْ  
(البقرہ 160) اے اللہ! میں تجھ سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہوں کہ  
تو میری گناہوں کو بخش دے۔

(161) اَوَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَقُّ اَنْ یُّرْسُوْهُ اِنْ کَانُوْا  
مُؤْمِنِیْنَ (71-162)

اے اللہ! کیا اللہ اور اس کے رسول کا حق نہیں ہے کہ اگر وہ  
ایمان والے ہوں تو ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے کہ ان کے لئے  
اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے کہ ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

(162) اَوَاِذَا قِیْلَ لِّہُمْ تَعَالَوْا اِذَا مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ  
وَاِیْنَ الرُّسُوْلُ رَاٰیْتَ الْمُسْتَغْنٰی یُضْطَرُّوْنَ عَنْکَ  
ضَرْوًا (البقرہ 162)

اے اللہ! کیا جب ان کو کہا جائے کہ اُٹھو اور اس کے رسول کے پاس  
جائیں تو ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے کہ ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

ہے آپ کی ذات مستقل پرانی ہے۔ ایک ﴿مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ﴾ تو قرآن  
 ہے لیکن ﴿وَالِی الرُّسُولِ﴾ قرآن نہیں۔ یہ نصیر ﷺ کی مستقل صفت پرانی مدت ہا  
 عم ہے۔ یہ آپ کا ذاتی اثر ہے۔ اسے جاننے کے بعد اس طرح کی دنیا کی دنیا پرست نفس  
 میں کے اور جو اس سے علیحدہ ہیں ان کی دنیا پرستوں کے۔

(163) ﴿يَوْمَ تَغْلِبُ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ  
 يَلَيْتَا أَطَعَا اللَّهَ وَاطَعَا الرَّسُولَ﴾ (آزاب 66)

اس دن جو لوگ اللہ کے ساتھ تھے وہ جیتے جاتے ہوں گے  
 اپنے آپ کو کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ تھے اور اس کے ساتھ تھے ہم  
 ان لوگوں کے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ تھے اور اس کے ساتھ تھے  
 یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ تھے اور اس کے ساتھ تھے

اللہ تعالیٰ کا قسم کے ساتھ دانی تعلق ہے:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دانی تعلق ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ کا  
 ذات سے ہے۔ اس دانی تعلق کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ہے اس کے ساتھ ہے اس کے ساتھ ہے  
 اس وقت یہ تعلق قائم ہو گا اس کے بعد قطع ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کا آپ کی ذات  
 کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ وہ ذات ہے کہ اس کے ساتھ ہے

(164) ﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ  
 طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضْلَوْكَ وَما يُضْلَوْنَ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ وَما  
 يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ﴾ (نساء 113)

اے محبوب ﷺ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے  
 ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹانے کا ارادہ کر رہی چکا تھا۔ مگر وہ خود اپنے آپ کو گمراہ

کرنے کے ساتھ نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں تسمیہ اور ای کی کہ شمر علیہ السلام کا نام لیا گیا ہے۔  
 افضل الہی ہمیشہ آپ کے لئے ہے۔ تسمیہ کتاب و حدیث میں ہے۔ آپ کی ہمت کی طرف  
 متوجہ رہنا ہے۔ اس لیے شمر علیہ السلام کے تمام اقوال و افعال اللہ تعالیٰ کی رضا کے  
 مطابق ہوتے ہیں۔ ان ضمن میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر یہ ہے کہ

(145) ﴿وَاللّٰهُ يَعْصَفُ مِنْ التَّاسِي﴾ (نساء: 145)

اللہ تعالیٰ تم کو اس سے بچائے گا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تم کو اس سے بچائے گا۔  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تم کو اس سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ  
 تم کو اس سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تم کو اس سے بچائے گا۔  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تم کو اس سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ  
 تم کو اس سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تم کو اس سے بچائے گا۔

﴿فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا  
 حَقًّا﴾ (ان کی)

ان کے جو کچھ نکلتا ہے سچ ہی ہے اور سچ ہے۔

ان آیات سے واضح ہو گیا کہ شمر علیہ السلام صرف ہمام بنی نضیر کے جلیل القدر و امی  
 کی و معصومہ ذات تھیں۔ آپ نے اپنے قول میں سے قے تن بیہ کی تفسیر اور قے تنی  
 اور کمن یوم غدا کے فرمائی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی قید میں ہے۔ شمر علیہ السلام  
 قول میں اور کمن یوم غدا میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی مرضی کی قید میں ہے۔

پڑے خاب ہو جا میں جمل جانے والے





مفسرین نے انفسہ میں کی شان میں یہ دلی جاننا ہے کہ اگرچہ انکو  
مفسرین کا ہونا ہے۔ مگر انہیں کی دین میں نہ مت بھی ہے۔ کہ ان کا  
میں نے یہ بات اور بعض میں ان سے متک ہے۔ بہت سے ان کی  
تاریخ کے ساتھ ہے۔

اور ان میں کیا چیزیں ہیں کہ ان کی سابقہ تاریخوں میں  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے

ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے  
تم فرماؤ۔

(167) (الحق انك لا تعلمون) (الحق انك لا تعلمون)  
لا تعلمون (الحق انك لا تعلمون) (الحق انك لا تعلمون)  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے

ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے  
ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے۔ ان کی تاریخوں کے ساتھ ہے

1994 1995 1996 1997 1998 1999 2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808 2809 2810 2811 2812

اس آیت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہ تقابلی ہے نہ مطلق۔ اس لئے اس آیت میں جہاں  
شک و شبہ ہے وہاں اس آیت سے حد و اعتدال سمجھنا ضروری ہے۔ اگرچہ اس آیت میں  
عام فہم کی بات ہے مگر اس آیت سے اس کی سیما و قیاس معلوم کیے  
آئے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ کھڑے ہوئے۔ مجھے یہاں اس پر یہ بات  
 کہ وہ یہاں سے جا رہے تھے۔ یہ کہہ کر وہ  
 میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔

حمایت میں فرمایا۔

(١٨٨) كَيْتَ لَدَا أَمْرُ الْهَبِّ وَالْبَرِّ

اور تو تباہ نہ ہو بھی گیا۔

مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا

کافران سے کیا پھرا اللہ ان سے پھر گیا

الہام لے رہا پہلی آیت نئی تو آئے گا۔ جو میرے بھتیجے میرے متعلق کہتے  
میں (کہ میں ہلاک ہو گیا)۔ صحیح ہے تیس اپنی جان کی حفاظت کے لیے اپنے مال و  
ارواح و روئے فدیہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کے الہام کے اس خیال کی بھی تردید نہ ہو  
اور مال و جان و روئے فدیہ کر لیا۔ ہر گز نہ ہو۔ مال و روئے فدیہ کر لیا۔  
تجے میری ہمت سے حالت میں الہام ہے۔

169) اِنَّمَا اَشْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۖ وَاَللّٰهُ

تَعَالٰی كَعَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۚ

معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کٹائی سے اس کی دنیا و آسمانی تاداد ہاں  
جس کا مال و جان و روئے فدیہ کر لیا۔ ہر گز نہ ہو۔ مال و روئے فدیہ کر لیا۔

اللہ تعالیٰ کا مال و جان و روئے فدیہ کر لیا۔ ہر گز نہ ہو۔ مال و روئے فدیہ کر لیا۔



تو تعلق سے ہر پست کو ہوا کر رہا  
میں میں عشق و محبت سے اجاگر کر رہا

☆☆☆☆☆☆

مومن منصفی سے جو پینا یگانہ ہو گیا  
جس کے حضور سے ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

# اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق قرآنی تعلیمات کا صحیح سم

## حضور اکرم ﷺ کے قول و عمل اور کردار ہی کی روشنی میں

### ماصل ہو سکتا ہے

اسم اوستا کی یہ سمیت ہی اس کے لیے ہے کہ اس کے ساتھ اب آئی ہوئے  
 کے لیے حضور ﷺ کے قول و عمل کی روشنی میں اس کے ساتھ اب آئی ہوئے  
 قرآنی حکم کی روشنی میں اس کے ساتھ اب آئی ہوئے  
 کہ اس کی روایت کے ساتھ اب آئی ہوئے

(170) ﴿وَلَمْ يَلْمِ سَائِلُكَ الْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلَ فِيهِ الْحَقُّ﴾  
 (اس 170) ﴿وَلَمْ يَلْمِ سَائِلُكَ الْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلَ فِيهِ الْحَقُّ﴾  
 ہاتھ لگا کر اس کے ساتھ اب آئی ہوئے

(171) ﴿يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ الْيَاسِرُ لَا تَكْبُرِي﴾  
 (المناس 171) ﴿يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ الْيَاسِرُ لَا تَكْبُرِي﴾  
 کیا آپ اس کے ساتھ اب آئی ہوئے

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا منصب یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کی آیات کے معنی  
 مفہوم کو خوب انہی طرح واضح فرمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے ارشادات کی  
 روشنی کے بغیر قرآنی آیات کے معنی مفہوم کو سمجھنا ممکن ہے اور حضور ﷺ نے قرآنی  
 احکام کی جو تشریح فرمائی ہے وہی رہائی ہی کے ماتحت فرمائی ہے۔

سارہ قریب میں حضور اکرم ﷺ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔



(172) ﴿وَلَا تَصَلُّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ

أَبَدًا﴾ (التوبة: 84)

”ان میں سے جو کوئی مرے آپ بھی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔“  
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے نماز جنازہ شروع  
 ہو چکی تھی اور حضور علیہ السلام وہاں تشریف لے کر نماز جنازہ پڑھ رہے تھے۔ حالانکہ قرآن  
 میں اس سے پہلے نازل ہونے والی کوئی آیت نہیں ہے جس میں منہ علیہ السلام  
 کو نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت ہو۔ اس لیے مفسرین نے کہا کہ لفظ جنازہ کا حکم اس آیت  
 سے ہی ثابت ہوا ہے۔

اگر اس آیت کے خلاف کوئی شخص ایسا کرے تو اس کی لعنت ہے۔ جس سے  
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهَ يَلْعَنِ النَّاسُ“ (التوبة: 17)  
 ”جو شخص اللہ کی لعنت کا مستحق ہو، لوگوں کی لعنت بھی اس پر ہوگی۔“

(173) ﴿وَإِذَا رَأَوْا تَحِيَّاتَ الْوُجُوهِ السُّفُلَىٰ

فَوَقَرُوهُنَّ فَوَلِّغْنَهُنَّ﴾ (البقرہ: 115)

”جب یہ ساقی تہاتر و کھیل اور بیعتیں میں لوگوں کی طرف سے ملے تو ان پر  
 آپ کوتاہی چھوڑ جاتے ہیں۔“

اس آیت کی قرآنی آیت نہیں بلکہ باقی۔ اس میں اس وجہ کا حکم ہے کہ  
 اگر باقی میں ماننے والے کا دل سے حکم اس آیت کے ذریعہ ملے تو قرآن کے خلاف ہوگی۔  
 علی بن ابی طالب کو جب نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک ایسا مناسبت  
 ہے کہ بعد ازاں وہ نماز میں حضور کا بیت اس کا اڑایا گیا ہے۔

(174) ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا

وَلَعِبًا﴾ (المائدہ: 58)

”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو یہ منافق اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔“



حضور علیہ السلام نے صدقات تقسیم کیے۔ اس پر منافقین نے اعتراضات کئے۔  
 اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا موارسوں رحمۃ اللہ علیہ کے فعل پر اعتراض کرتے ہوئے اللہ یہ  
 تقسیم جو رسول رحمۃ اللہ علیہ نے کی اللہ کے حکم سے ہی تھی اور فرمایا

(178) ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ (آئہ 59) "اگر وہ اپنی بات اس حد پر نہ لے کر اس کے  
 رسول رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ان کو دیا۔"

اس آیت میں یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا شہداء والحق سے جس پر کلام بھی ہے انہوں  
 نے سب سے بڑے حکم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کی شہادتیں انہیں اپنی ہوتی نظر آتی  
 تھیں مگر انہوں نے انہیں شہداء کو نہ مانے مقرر کی تھیں تو ان کو فرمایا اور ان کے  
 بعد ان کو ان کے تعدیق فرمائی۔ یہ اللہ کی ہدایت کے بات تھی۔ اس کو صحابہ کرام  
 نے سمجھ کر قرآن نے اعلان کیا۔

(179) ﴿وَأَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ (آئہ 1)

میں نے آپ کو اکلے ہوئی فتح دکھائی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک اور شہادت جسے انہوں نے نہیں سمجھا تھا  
 ایک بات فرمائی اور اس کے بعد اسے مطلع فرمایا تھا۔ تحقیق کی بات ہے کہ ان  
 کے اس بار کا فاش ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی وہی مہر و دست افشا کرنے کا  
 تذکرہ فرمایا۔ حضرت جس حد منہا نے عرض کیا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ من انبیا  
 آپ کو اس نے خبر دی کہ مجھ سے آپ کا راز افشا ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے فوراً  
 جواب دیا۔ نَبَانِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (قرآن) مجھے میرے تیرے خیر رب  
 نے بتایا ہے کہ تم سے میرا راز افشا ہو گیا ہے۔ یہ اور اس قسم کی اور بھی متعدد آیات ہیں  
 جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کو یقین قرآن کے علاوہ بھی وہی ہوتی تھی



یہاں پر آیت ہے کہ یہ سب قرآن مجید سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ ایمان کے امر و نہی میں ہیں۔ حکم - یہ بات، آیات سے من معلوم ہوتی  
بامثلہ اشارہ ہے۔

ایسا ہے کہ ان تہذیب کے یہ نالیاب لکھا ہے کہ یہ وہاں کے اساتذہ و اساتذہ

فرماتے تھے غم نہ کھا۔

(183) لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ

کثیرۃ (۱۱۲۵) (۲۵) کے لئے بہت سے میدانوں میں لکھنا شروع کیا۔





# بارگاہِ نبوت ﷺ میں عرضِ سلام

مستغنی جانِ رامت پہ انھوں سلام

شیخِ ہمامِ ہدایت پہ انھوں سلام

خضرِ سرورِ عالمؑ جس پر کائنات کے احسانات بے حد و حساب ہیں۔ آپ کے غم و  
 غم کی بات سے قلبِ انسانی کو پال دینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کائناتِ راحت بنالیا۔  
 ان کی دل میں اکامیل کا ایک یہ بارگاہِ سعادت و فقاہات جس کو اپنا کرامت  
 دیوانِ ہدایت سے فیضانِ کمال اور فیضانِ کمال سے یہ ہے جسے خیمہ رحمتی حسن  
 کے احسانات کا اتمام و اتمام ہے۔ ان کے دل میں رحمت و رحمت و رحمت و رحمت  
 ہے جسے خیمہ کے احسانات کا اتمام ہے جس میں رحمت و رحمت و رحمت و رحمت  
 رحمت کے احسانات کا اتمام ہے جس میں رحمت و رحمت و رحمت و رحمت  
 رحمت کے احسانات کا اتمام ہے جس میں رحمت و رحمت و رحمت و رحمت

ایما ایما الدین اموا صلوا علیہ وسلموا

تسلیما (آداب ۵۵)

سایہ رحمت پر بارگاہِ نبوت ﷺ

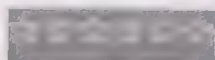
حقیقت یہ ہے کہ خضرِ سرورِ عالمؑ پر انھوں نے کائنات کے احسانات کا اتمام  
 اور آپ کی ذاتِ قدس سے اپنے یقین اور اپنی یز مندی کا اظہار ہے اور آپ کے  
 احسانات کا بدلہ دے سنے کا اعتراف ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں خضرِ سرورِ عالمؑ کی  
 ذاتِ ستارہ صلیت پر درود بھیجئے گا کہ یا اوریث میں درود کے فضائل و برکات  
 بیان کے اور خضرِ سرورِ عالمؑ پر درود نہ بھیجئے گا کہ ان کی مدد و رحمت نے  
 تسلیت دی۔



فی حیات ہے۔ تمام مہلات بھی قبول ہیں اور شریف یقینی مقبول ہے۔ خاصہ  
 ہے یقینی بھی کے فاضل ہے۔ اس لیے اور شریف مہلات کے افضل ہے۔  
 نسبت ہاں سے واضح ہوا کہ سقوت و سلام کی تمجیدیں حد تعالیٰ بابت ہی پیاری ہیں۔  
 انصاف نہی خلیفہ سلطنت و سلام و خوش کرنے کے مہمان و خضوع و شکر کا قیاس ہے۔  
 میں سلام کے معنی و ہاں ہے اور شریف کی نسبت کا یہ ہے کہ یہ بھی ہے کہ  
 ہاتھ ہاں تعالیٰ بھی اس دور کے جس طرح شریف ہے اور وہ پاک ہے یا اس سال  
 کا ہاتھ ہے اور اس سال کا ہاتھ ہے اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو  
 انصاف کی ذات قرار پر اور احکامات کے لئے اس کے تمام مہلات کے افضل ہے۔  
 سب سے بڑی کی جامع مہلات سے اس میں بھی اس قدر قدرت اس وقت یہ سب سے  
 جب کہ انصاف کے معنی و ہاں ہے اور اس سال کا ہاتھ ہے اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو  
 کے لئے یہ ہے کہ اس سال کا ہاتھ ہے اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو  
 انصاف سے یہ دور اس سال کا ہاتھ ہے اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو  
 انصاف سے یہ دور اس سال کا ہاتھ ہے اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو اس کو

(بخاری)

«اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ»



## منقبت

### اے میرے سید قدس سرہ و اعزیز

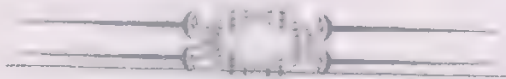
حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا سید ابوالکلام آزاد قادری رشتہ اللہ علیہ السلام  
 آپ کے شہسوار ہونے کی خبر سن کر میں نے اپنے دل سے کہا کہ یہ بڑا شہسوار ہے جو یہ فرما رہا ہے۔

اے امام اہلسنت سید عالی وقار  
 جانشین شاہ دیدار علی والا تبار  
 خواجہ کون و مکاں کا وارث مسند تھا تو  
 تھے تو امام نور محمد کے ہر پاس سے پام نہ  
 طریق حضرت مولانا کے تھے تو پھر ان  
 تھے تو کلمات سے کہا تھا یہ ہر پاس سے  
 تو سراپا ناز تھا روح غزالی کے لیے  
 تھے تو ہر پاس سے علی بن ابی طالب کے لیے  
 حضور بھیروی کا لہجہ ، بھائی تھا قلی  
 ہر دماغ کے لیے کہہ کر ان کا محبت کا مینار  
 تو نے ہر پاس سے نجدیت کو خطہ پنجاب سے  
 ہر دماغ کے لیے کہہ کر ان سے ہوں تھی ہر تار  
 تو نے ہر پاس سے ہر تار سے ہر دماغ سے



اہل نبوت ، اہل ہمت کا رہا تو تابدار  
 تو نے بخشا تھا زمانے کو سرورِ سرمدی  
 تو نے اس ساقی دیا تھا جامِ امت کا نثار  
 حضرت ابو الخیر نور اللہ کو میرا سلام  
 تیرے شاگردوں میں شامل ہے یہ میرا باوقار  
 جس نے تیرے رسولِ نبویؐ کو اس آملِ اجل  
 ناشرِ فیض رسالت تیری اولادِ کبار  
 تیرے شاگردوں کا حق شوق سے تیرے غیب ہے  
 تیرے دریاؤں میں میں بھی ہوں اس دریاؤں  
 اس دامنِ کمال سے آج سہنا سامراج  
 اے ان لوگوں کے دیوانے اپنے گاہے ہیں ان  
 انھیں ہے میں ان کا تیرے کمال کی قسم  
 اہل باطن کے انھیں کا گریہوں کے سدا  
 خرابی و بدعتیہ ناپتے پھرتے ہیں آن  
 اے میرے سید صاحبِ باقی سید کا وقار

(مولانا شبیر احمد شاہ الہاشمی)



## نعت شریف

اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی  
 بخشی ہے ملائک کو گدائی تیرے در کی  
 پانے کو تو خورشید قمر چرخ نے پائے  
 کیا پایا اگر خاک نہ پائی تیرے در کی  
 حوروں نے ملائک نے اجنانِ بشر نے  
 کس کس نے کہاں بھیک نہ پائی تیرے در کی  
 اللہ کے گھر سے ہے رسائی تیرے در تک  
 اللہ کے گھر تک ہے رسائی تیرے در کی  
 لے جائے گی اک دن مجھے طیبہ میں اڑا کر  
 جس وقت ہوا جھوم کے آئی تیرے در کی  
 سینے میں بھرا ہے تیری نعتوں کا خزانہ  
 عالم میں لٹاتا ہوں کمائی تیرے در کی  
 محشر میں بھی اس شان سے جاؤں گا منور  
 رکھے ہوئے کاندھے پہ چٹائی تیرے در کی  
 اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی  
 بخشی ہے فرشتوں کو گدائی تیرے در کی



## نعت شریف

جہاں روضہ پاک خیر الوریٰ ہے  
 وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں  
 یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 محمد ﷺ کی عظمت کا کیا پوچھتے ہو  
 کہ وہ صاحبِ کعبہ توسین ٹھہرے  
 بشر کی سرِ عرش مہمان نوازی  
 یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپا لے  
 جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے  
 اسے اور کیا نام دے گا زمانہ  
 یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 قیامت کا اک دن معین ہے ایکن  
 ہمارے لیے ہر نفس ہے قیامت  
 مدینے سے ہم جاں نثاروں کی دوری  
 قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے



## نعت رسول مقبول ﷺ

صفتاں پاک نبی علیہ وسلم دیاں جد کوئی کر دا اے  
 عاشق سُن کے سجان اللہ پڑھدا اے  
 بے شک او تے دشمن اپنی جان دا اے  
 ذکر حضور علیہ وسلم دا سُن کے جیہڑا سڑ دا اے  
 ساڈی نہ مَن پچھ لے پاک قرآن کولوں  
 صفتاں خود ہن رب وی اوہدیاں کر دا اے  
 جس محفل وچ آل نبی علیہ وسلم دی ہوئے گی  
 اوں جگہ شیطان کدوں پھر وڑ دا اے  
 اونوں رب محبوب ضرور بنائے گا  
 بندہ جیہڑا اوہدے یار دا بردا اے  
 ساجد رب نے بخشش اوہدی کر چھڈنی  
 جیہڑا تسبیح پاک درود دی کر دا اے



ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب  
 ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است



## چار یاروں کو سلام

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام  
 گنبد خضراء کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام  
 والہانہ جو طوافِ روضہ اقدس کرے  
 مست بے خود و چدر کرتی ان ہواؤں کو سلام  
 خون سے سینچی جنہوں نے گلشنِ اسلام کو  
 ان فداکاروں نبی کے جان نثاروں کو سلام  
 ہیں جو محو استراحتِ خلد کی آغوش میں  
 مصطفیٰ ﷺ کی فوج کے ان شہسواروں کو سلام  
 جو مدینہ کی گلی کو چوں میں دیتے ہیں صدا  
 ان فقیروں راگیروں اور گداؤں کو سلام  
 مصطفیٰ نے جن کو مردوں سے مسیحا تھا کیا  
 اس نگاہِ مرحمت کے شاہکاروں کو سلام  
 اہل بیعتِ مصطفیٰ اور آلِ اطہارِ حضورؐ  
 حلقہ جملہ صحابہ چار یاروں کو سلام  
 اور جتنے بھی ہوئے ہیں عاشقانِ سوختہ  
 ان تڑپتے بیقراروں کے قراروں کو سلام  
 آہِ اخترِ خاک و خون میں جن کو تڑپایا گیا  
 سرورِ کونین کے ان ماہِ پاروں کو سلام  
 اسے مدینہ تیری جان پرور بہاروں کو سلام  
 گنبد خضراء کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام